REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۴ — شمارہ ۱۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک: ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک: دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۴ شوال ۱۴۱۵ ہجری — ۱۶ امان ۱۳۷۴ ہش — ۱۶ مارچ ۱۹۹۵ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ مارچ (ایم-ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اَللّٰھُمَّ اید امامنا بروح القدس و متعنا بطول حیاتہ و بارک فی عمرہ وامرہ

# ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں، کیونکہ "الاستقامۃ فوق الکرامۃ" مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ امارہ، لوامہ، مطمئنہ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے، مگر حالت لوامہ میں سنبھال لیتا ہے۔

غرض یہ صفت لوامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے۔ اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر اس سے عزت بچا لو گے اور جس قدر اس سے منہ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔ نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (آل عمران: ۵۶) یہ تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا، مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ذات تک پہنچتا، تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پروا تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی۔ جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو ماموَر من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول طبع جدید صفحہ ۶۴-۶۵)

## ضروری اعلان

ادارہ بدر عنقریب مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ایک خصوصی نمبر شائع کر رہا ہے جو جماعتیں یا احباب اس خصوصی شمارہ کی زائد کاپیاں منگوانا چاہیں وہ ابھی سے آرڈر بک کروالیں۔

ایک شمارہ کی رعایتی قیمت ۱۰/- روپے مقرر کی گئی ہے زیر تبلیغ افراد کو دینے کے لئے اسی طرح تبلیغی میدان میں ذاتی معلومات کے لئے بھی یہ شمارہ بہت مفید ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(ادارہ)

## جلسہ سالانہ برطانیہ

اس مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۱۹۹۵ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں منعقد ہو گا۔ احباب جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی کوشش کریں اور اس جلسہ کے انتہائی بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

(ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ر امان سنہ ۱۳۷۴ ہش

# توہینِ رسالت اور قرآن کی ہدایت

(۱)

گذشتہ گفتگو میں ہم لاہور سیشن کورٹ کے ایک فیصلہ کا ذکر کر چکے ہیں جس میں دو پاکستانی عیسائیوں کو پاکستانی توہین رسالت بل کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت سزائے موت سنائی گئی تھی۔ ملک اور بیرون ملک شور اٹھنے پر خود پاکستانی عدلیہ نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر اپنے ہی بنائے ہوئے قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے انہیں سزائے موت سے بری کر دیا ہے اور اب وہ یورپ کے کسی عیسائی ملک میں پناہ لے چکے ہیں اور پاکستانی قانون و عدالت سے اتنا دور ہو چکے ہیں کہ وہاں تک پاکستانی مولویوں کے ہاتھ نہیں پہنچ سکتے بلکہ اب تو انہیں عیسائی ممالک میں حوصلہ افزائی کے ایوارڈ بھی دیئے جائیں گے۔ چنانچہ قبل ازیں سلمان رشدی کی مخالفت کر کے اور اس کے خلاف فتوے لگا کر مولویوں نے جب اس گمنام شخص کو ہیرو بنا دیا تو یورپ میں اس کو کئی انعامات سے نوازا گیا اس کی سپیشل سیکورٹی کے انتظامات کئے گئے۔ ایک معمولی ادیبہ تسلیمہ نسرین کو بنگلہ دیش کے بعض نام نہاد مولویوں نے اپنے سیاسی مفاد کے لئے بلاوجہ کی شہرت دی اور اس کے سر پر ایک لاکھ ٹکہ کا انعام رکھا تو اسلام کو تشدد پسند مذہب ثابت کرنے کے لئے یورپ کی بعض تنظیموں کو اچھا موقعہ ہاتھ آ گیا اور انہوں نے تسلیمہ کو اپنی حفظ وامان میں لے کر اسے اس قدر مالا مال کر دیا کہ وہ بنگلہ دیش کے کٹر مولویوں کو یقیناً دعائیں دیتی ہو گی۔

کچھ سالوں سے بعض کٹر سیاسی ملاؤں نے یہ عادت بنا رکھی ہے کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے کسی بھی ایسے بدزبان کی تلاش میں رہتے ہیں جو اسلام کے خلاف بولتا ہے تاکہ اس کے نتیجہ میں وہ اسلام کی ہمدردی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دکھاوا کر کے معصوم مسلم عوام سے سیاسی و مالی منفعتیں حاصل کریں۔ اور پھر معصوم وان پڑھ مسلمان تو ان ایجی ٹیشنوں میں تھوک کے بھاؤ مرتے ہیں ـــ جی ہاں وہی ایجی ٹیشن جنہیں "اسلامی جہاد" کا نام دیا جاتا ہے اور جس میں مرنے والوں کو شہید کہا جاتا ہے ادھر یہ معصوم "جہاد" اور شہادت میں مصروف رہتے ہیں اور ادھر سیاسی مولوی مال و منال اور شہرت سے کھیلتے ہیں۔

خیر یہ تو ایک المیہ ہے مسلم قوم کے معصوم لوگوں کا المیہ، مولویوں کا المیہ اور غیروں کے طنز وطعن و تشنیع کا المیہ لیکن توہین رسالت کی قرآن مجید کے نقطہ نظر سے کیا حقیقت ہے اس حقیقت پر گزشتہ سال حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطابات میں تفصیل سے روشنی ڈالی تھی انہی خطابات سے استفادہ کر کے ہم یہاں کسی قدر اس بارہ میں تحریر کر رہے ہیں اس بارہ میں بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھے جانے کے لائق ہے کہ قرآن مجید نے کہیں بھی توہین رسالت توہین قرآن یا توہین اسلام یا توہین خدا کی کوئی دنیوی سزا تجویز نہیں کی۔ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ مکہ کے منکروں اور دیگر لوگوں نے آنحضرت کو ہر طرح ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی لیکن کسی ایک جگہ بھی یہ ذکر نہیں ملتا کہ ایسے لوگوں کو آپ نے کوئی سزا دی ہو بلکہ بعض دفعہ آپ کے صحابہ جوش میں آ کر کسی توہین کرنے والے کے خلاف کھڑے بھی ہوتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

(۱) ـ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا کرتے تھے ـ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ (الفرقان: ۵-۶)

ترجمہ :۔ اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو ایک جھوٹ ہے جو اس نے بنا لیا ہے اور اس کے بنانے پر ایک اور قوم نے اس کی مدد کی ہے۔ پس ان لوگوں نے یہ بات کہہ کر بہت بڑا ظلم کیا ہے اور بہت بڑا جھوٹ بولا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو پہلوں کی کہانیاں ہے جو اس نے کسی سے لکھوالی ہیں اور اب وہ صبح وشام اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (تاکہ وہ قرآن اچھی طرح لکھ لے) مذکورہ آیات میں بتایا گیا ہے کہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر توہین کرتے تھے کہ آپ کو جھوٹا کہتے تھے اسی طرح چور کہتے تھے کہ چوری کر کے دوسری کتابوں سے نقل کر لیا ہے۔ پھر آپ کو دھوکے باز بھی کہتے تھے کہ اللہ نے یہ کلام نازل نہیں کیا بلکہ کچھ لوگ ہیں جو آپ کو لکھواتے ہیں۔ اس سورۃ کی بارھویں آیت میں ان کی سزا یہ بتائی گئی ہے کہ:۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ (الفرقان: ۱۲)

ترجمہ: حق یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں اور ہم نے اس کے لئے جو قیامت کا منکر ہے بھڑکنے والے عذاب کا انتظام کر چھوڑا ہے۔

یہاں یہ قانون نہیں بتایا کہ مذکورہ الزامات لگانے والے لوگ قتل کر دیئے جائیں بلکہ ان کی سزا کو قیامت کے دن پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۲) ـ پھر ایک جگہ منکرین کی توہین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ (الحجر: ۷)

ترجمہ: اور انہوں نے کہا اے وہ شخص جس پر یہ ذکر اتارا گیا ہے تو یقیناً دیوانہ ہے

(۳) ـ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۔ (الفرقان۔ ۴۲)

ترجمہ :۔ اور جب تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ہنسی ٹھٹھے کی ایک چیز سمجھتے ہیں۔

اور ایک جگہ تو قرآن مجید نے ایک خاص واقعہ بیان کیا ہے جس میں ایک شخص نے جس کا نام عبد اللہ بن ابی ابن سلول تھا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی اصل واقعہ کیا تھا اور قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کیا سلوک فرمایا انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

## حضور ایدہ اللہ کی جانب سے دو خصوصی دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے درس القرآن کے دوران ۲۸ فروری ۱۹۹۵ء کو فرمایا کہ جماعت میں لوگ فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں چنانچہ اس موقع پر خاص طور پر درج ذیل دعا کی جائے۔

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ"

اے اللہ جو ہمارا رب ہے تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ اے اللہ مجھ کو بخش دے۔ حضور نے فرمایا خاص طور پر رکوع اور سجود میں یہ دعا بکثرت پڑھیں۔

• ـ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی آخری اجتماعی دعا کے روز فرمایا تمام احمدی اگلی نسل کے لئے درج ذیل دعا کیا کریں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

یعنی اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولادوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا۔

حضور نے فرمایا "ازواجنا" سے میاں بیوی دونوں مراد ہیں۔ خاوند جب دعا کرے گا بیوی مراد ہو گی اور بیوی جب دعا کرے گی خاوند مراد ہو گا۔

## خلاصہ پروگرام ملاقات ودرس القرآن) ۸، ۹ مارچ بدھ جمعرات ۱۹۹۵ء

**معافی کی درخواست:**۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ..... وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ (آل عمران ۹۲) کی تشریح کے دوران فرمایا:۔ انبیاء کے خلاف جو شرارت کرتے ہیں انکی توبہ اللہ قبول نہیں فرماتا اس ضمن میں فرمایا بعض لوگ جو کہ ارتداد کے بعد شرارت میں مبتلا ہوتے ہیں مجھ کو معافی کی درخواست لکھتے ہیں میں ان کی توبہ کو قبول نہیں کرتا اس پر وہ لوگ مجھ سے بحث کرتے ہیں کہ توبہ تو اللہ قبول فرماتا ہے اس پر میں ان کو سمجھاتا ہوں کہ اگر خدا تمہاری توبہ قبول کرتا ہے تو دعا کرو مگر قرآن خود تم لوگوں کی توبہ کو رد کرتا ہے ـ ہاں جب میں دیکھتا ہوں کہ اب ان میں شرارت کا کوئی شائبہ نہیں ہے تو ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔

**بعض تحقیق طلب امور:**۔ کُلُّ الطَّعَامِ ..... اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (آل عمران آیت: ۹۴) حضور انور نے آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں دنیا بھر کی تمام احمدی جماعتوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحقیق کریں یعنی حضرت یعقوبؑ نے کن کن چیزوں کو اپنے اوپر حرام قرار دیا تھا اور پھر ان میں سے کس کس زبانی مسئلہ پر[illegible]

خطبہ جمعہ

# جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرہ، ہر جزو خدا کی عبادت سے سرشار ہو اس کی اجتماعی شان بہت بلند ہو جاتی ہے اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بہت اونچا ہو جاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۳۰ر فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج کے خطبے کا موضوع تو اور ہے لیکن اس وقت پہلے مجھے ایک چھوٹی سے غلطی کی درستی کروانا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نصیحت کا ذکر میں نے ان الفاظ میں کیا تھا "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو" تو ایک دوست نے توجہ دلائی ہے کہ اصل الفاظ میں "جھوٹوں کی طرح" نہیں بلکہ "جھوٹے کی طرح" ہے۔ اس لئے جو الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں وہ من وعن اسی طرح بیان ہونے چاہئیں تحریر میں تو چونکہ چھپے ہوئے ہیں اس لئے کسی مستقل غلطی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر بعض لوگ تحریریں نہیں پڑھتے ان کی اطلاع کے لئے میں بتا رہا ہوں کہ لفظ "جھوٹوں" نہیں بلکہ "جھوٹے کی طرح" ہے پس "سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو"

اب ہم سال کے آخری لمحات میں داخل ہو رہے ہیں، ہو چکے ہیں بلکہ ۱۹۹۴ء کا سال قریب الاختتام ہے، ایک دن بیچ میں رہ گیا ہے اور پرسوں سے انشاء اللہ نئے سال کا آغاز ہوگا۔ جب سال ختم ہو رہا ہو اور نیا سال چڑھ رہا ہو تو طبعاً دنیا میں اس جوڑ کو خاص طریق پر منایا جاتا ہے اور بغیر محسوس کئے اس وقت کو گزرنے نہیں دیا جاتا۔ مختلف رنگ میں لوگ اپنے ردعمل دکھاتے ہیں بعض لوگ تیاریاں کر رہے ہیں کہ جب اگلے سال کا دن چڑھے گا اس جوڑ کے وقت پھر وہ کثرت سے شراب نوشی کریں گے، عیش و عشرت کے تمام سامان جو پہلے سے مہیا کئے جاتے ہیں ان سے وہ محظوظ ہوں گے اور لذت یاب ہونگے اور بہت سی ایسی بے حیائیاں اس وقت سے وابستہ ہو جاتی ہیں جو عام حالات میں ایک آزاد قوم بھی نہیں کرتی۔ پس ایک یہ بھی ردعمل ہے۔ ایک عمومی ہر طرف یہ ردعمل دکھائی دیتا ہے کہ اخبارات میں اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سال کے اہم واقعات، کامیابیاں بھی اور ناکامیاں بھی دکھائی جاتی ہیں اور بتایا جاتا ہے کہ یہ سال سیاسی لحاظ سے کیسا گزرا۔ فلاں لحاظ سے اقتصادی لحاظ سے کیسا گزرا، کون سے اہم واقعات ہیں جو قابل ذکر ہیں۔

ایک اور ردعمل جو ہونا چاہئے بعضوں میں ہوتا ہے مگر اکثر میں نہیں وہ انفرادی جائزہ ہے۔ اور یہ ردعمل سب سے زیادہ اہم ہے اور معنی خیز ہے جہاں تک سال کے آکر گزر جانے کا تعلق ہے یہ تو ایک وقت کا بہتا ہوا دریا ہے۔ اس میں جہاں بھی آپ لکیر کھینچیں اسے اہم لمحہ قرار دے سکتے ہیں مگر جو بہتے ہوئے دریا ہوتے ہیں ان کے درمیان درحقیقت جوڑ تصوراتی ہی ہیں اور محض مبارکباد دے دینا کہ پہلا سال گزر گیا، نیا سال چڑھا ایک فرضی سی بات ہے جس میں کوئی گہری حقیقت نہیں ہے، کوئی عقل کی بات ایسی نہیں کہ جس کے متعلق جماعت کو مشورہ دیا جائے کہ سب مبارکبادیں دو۔ مبارکباد دل سے نکل آتی ہے تو نکلنے دو بے شک کوئی حرج نہیں مگر وہ مقصد کو پورا کرنے والی نہیں۔ مقصد کو پورا کرنے والی بات یہ ہے کہ اس سال کا جائزہ ہر فرد اپنی انفرادی حیثیت سے، اپنی صورتحال، اپنے دل کی کیفیات پر غور کرتے ہوئے معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ کون سے ایسے عظیم انقلابی لمحات تھے، نیکی کے مواقع تھے جن کو وہ استعمال کرتے ہوئے اپنی روحانی کیفیت تبدیل کر سکتا تھا اور رستے بدل کر بہتر رستوں پر گامزن ہو سکتا تھا اور کون سے ایسے مواقع تھے جو اس کے لئے نیکیوں کو گنوانے والے تھے اور واضح طور پر بدیوں میں مبتلا کرنے والے تھے جس آواز کو اسے رد کرنا چاہئے تھا اس آواز کو رد نہ کر سکا اور ان غلط رستوں پر گامزن ہو گیا۔ یہ جو واقعات ہیں یہ تو روزمرہ ہر انسان کی زندگی میں صبح سے شام تک ہوتے ہی رہتے ہیں مگر بعض واقعات نمایاں ابھر کر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں اور بعض دفعہ زندگی کا رُخ تبدیل کر دیتے ہیں۔

یہ ایسی بحث نہیں ہے جسے قومی اور اجتماعی طور پر اُٹھایا جائے اور عامۃ الناس میں زیر بحث لایا جائے لیکن میرے نزدیک سب سے اہم ردعمل یہی ہے جو انسان کو وقت کے ایک حصے کے گزرنے کے بعد دوسرے حصے کے آغاز کے جوڑ پر دکھانا چاہئے اور یہ ایک انسانی زندگی میں اچھی مفید روایت پیدا کرنے والی بات ہوگی یعنی اسے اگر مستقل اختیار کر لیا جائے تو ایک اچھی روایت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی میری اُمت میں اچھی روایات قائم کرے گا ان پر عمل کرنے والا اور ان روایات سے فائدہ اُٹھا کر آگے بات پہنچانے والا جب تک بھی ان روایات پر عمل ہوتا رہے گا اس وقت تک اس روایت کو جاری کرنے والے کو ان سب کا ثواب پہنچے گا جو اس نیک روایت سے استفادہ کرتے ہوئے پھر اسے آگے بڑھاتے ہیں۔

پس یہ ایک ایسی روایت ہے میں سمجھتا ہوں جسے اگر ہم اپنی جماعت میں جاری کریں تو محض سرسری مبارکبادوں سے اور جیسا کہ ہمارے ہاں مختلف رواج ہیں، پیدائش ہوئی ہے تو برتھ ڈے یہ مبارک باد دی، کہیں وہ پارٹیاں منائی جاتی ہیں، کارڈ وغیرہ بھیجے جاتے ہیں ان کے مقابل پر یہ روایت دو طرح سے منائی جا سکتی ہے جو میں تجویز کر رہا ہوں۔ اول یہ کہ جب سب دُنیا پر ایک سال غروب ہوتا ہے اور ایک سال طلوع ہوتا ہے اس وقت اپنے نفس کا انسان جائزہ لے اپنے ماضی پر نگاہ رکھ کر اپنے اس سال کے ماضی سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرے، کچھ فیصلے کرے کہ آئندہ جب اس قسم کے امتحان درپیش ہونگے تو یہ غلطیاں میں نہیں کروں گا اور روحانی طور پر جو اس نے کوشش کی اور جد وجہد کی اس جد وجہد پر بھی نظر ڈالے اور اس کے ماحصل کو بھی دیکھے۔ مثلاً دعوت الی اللہ پہ زور ہے تو ہر آدمی اپنے نفس پہ غور

کر سکتا ہے کہ میں نے انفرادی طور پر اس میں کیا حصّہ لیا۔ ہے کیا دوسروں کی کوششوں کا پھل دیکھ کر ہی لذت محسوس کر رہا ہوں یا خود مجھے بھی یہ توفیق ملی ہے خدا نے مجھے بھی کوئی روحانی اولاد عطا کی ہے۔ یہ سوچ گہری ہونی چاہیئے معنی خیز ہونی چاہیئے اور پھر اس کے ساتھ ہی اس سوچ کا ایک اور سلسلہ جاری ہونا چاہیئے کہ میں آئندہ سال کیا ایسا پروگرام بناؤں کہ سال کے بعد پھر کہیں دوبارہ یہ پچھتانا نہ ہو۔

جیسا کہ بعض شعراء نے اس قسم کے مضمون کو اپنے شعروں میں بڑی عمدگی سے باندھا ہے۔ مثلاً بعض اشعار میں یہ ملتا ہے۔ ؎

"اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے"۔ اور اس مصرعے کی تکرار ہوتی ہے کہ بعض دفعہ بہار آنے سے پہلے تمنا ہوتی تھی کہ بہار میں یہ ہوگا اور وہ ہوگا مگر نہ یہ ہوا نہ وہ ہوا اور بہار کے آخر پر انسان مڑ کے دیکھتا ہے تو حسرت سے کہتا ہے کہ اب کے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی انسانی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نصیحت فرمائی ہے کہ اے غافل! تو اپنی عمر پر نگاہ ڈال کر غور کر، یہ نہ ہو کہ خدمت قرآن سے عاری ہی اس دُنیا سے سفر کر رہا ہو اور یہ احساس بہت دیر میں پیدا ہو کہ میں پیدا ہوا، بڑا ہوا، اللہ تعالیٰ کے احسانات سے فائدے اُٹھائے اچھی زندگی گزر گئی مگر خدمت قرآن کی توفیق نہ ملی۔

ہر شخص کی سوچ کے مطابق ان زندگی کے جوڑوں پر جہاں ایک دور دوسرے دور میں داخل ہو رہا ہوتا ہے انسان کو مختلف قسم کے خیالات آتے ہیں، مختلف قسم کے تصور اس کے دل سے اُبھرتے ہیں اور سب سے اچھا وہی تصور ہے جو خدا کی طرف مائل کرنے والا ہو، جو نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والا ہو، آئندہ سال اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ممد اور معاون ثابت ہو۔

پس اس پہلو سے میں اگرچہ عام دُنیا کے دستور کے مطابق بھی سب عالمگیر جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ آپ سب کے لئے یہ نیا سال مبارک فرمائے لیکن خصوصیت کے ساتھ اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرتا ہوں کہ ابھی جو وقت باقی ہے اس میں اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے، غور و فکر کرتے ہوئے ایسی باتیں اس رنگ میں سوچیں کہ آپ کے دل میں آئندہ کے لئے بہتر زندگی گزارنے کی تحریک پیدا ہو اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جو اپنے نفس کا جائزہ ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے اندر بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

ہر شخص کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے ورنہ جماعتی نصیحتیں جب کی جاتی ہیں کہ فلاں کام کرو تو ساری جماعت من حیث الجماعت اپنے آپ کو ایک وجود سمجھتی ہے اس کا ایک اچھا پہلو بھی ہے۔ آپس کے تعلق ایسے ہوتے ہیں جیسے ایک بدن کے اعضاء کے ہوں۔ لیکن اس کا ایک منفی پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ باقیوں نے جب کر لیا ہے تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے جماعت من حیث الجماعت یہ کام کر ہی رہی ہے ہم نے آواز پر لبیک کہہ دی اور اچھے نتائج پیدا کر لئے۔ یہ سوچ ایک اچھی بات کا منفی پہلو ہے۔ یعنی ساری جماعت کا یہ احساس کہ ہم ایک ہی بدن کے مختلف حصے ہیں اور ایک کی خوشی دوسرے عضو تک منتقل ہونا اس بدن کی زندگی کی علامت ہے اسی طرح ایک کا غم دوسرے عضو بدن تک منتقل ہونا بھی اس کی زندگی کی اچھی علامت ہے مگر یہ سوچ اگر باشعور ہو اور تقویٰ کے ساتھ ہو تو ہمیشہ فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہر عضو بدن کو یہ احساس ہوگا کہ میرے بدن نے جو کچھ حاصل کیا میرا اس میں کیا حصّہ تھا، میں کیوں نہ اپنا حصّہ ڈالوں اور یہ سوچ منفی نتیجے بھی پیدا کر سکتی ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے یہ اعلان کیا کہ جو بہت بڑا اور خوبصورت تالاب میں نے بنوایا ہے اس کا افتتاح ایسے ہوگا کہ ہر شخص دودھ کا ایک لوٹا بھر کے یا کوئی ایک برتن بھر کے اس میں ڈالے اور حساب دان بتا رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں اتنا دودھ ہے کہ اس دن اگر لوگ ایک ایک برتن جو پیمانہ اس نے بیان کیا وہ خود استعمال کرنے کی بجائے اس تالاب میں ڈال دیں گے تو دُنیا میں پہلی مرتبہ ایک ایسے تالاب کا افتتاح ہوگا جو دودھ سے بھرا ہوا ہو اور جنت کی یاد دلاتا ہو، بڑا خوبصورت خیال تھا، اور اعلان ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ ہر طرف تیاریاں ہو رہی ہیں لیکن ہوا یہ کہ ہر شخص نے یہی سمجھا کہ ہم بھی تو قوم کا حصّہ ہی ہیں سب قوم جب لوٹے ڈالے گی تو اس کی خوشی میں ہم بھی شامل ہوں گے لیکن کیا ضرور ہے کہ ہم بھی لوٹا لے کر جائیں۔ چنانچہ کوئی بھی نہیں گیا اور ہر ایک یہ سمجھتا رہا کہ دوسرے کی خوشیوں میں ہم شامل ہو جائیں گے اور وہ فخر جو ساری قوم کو حاصل ہوگا آخر ہم بھی تو اس کا حصّہ ہیں اور اس کا افتتاح ایسے ہوا کہ خالی تالاب تھا نہ پانی کا قطرہ نہ دودھ کا قطرہ۔ تو سوچیں ایک ہی طرح کی ہوں مگر ذرا سی کروٹ بدلیں تو اچھی سوچیں بُری سوچوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں، اچھے نتائج کی بجائے مضحکہ خیز نتائج ہاتھ آتے ہیں تو اس پہلو سے بعض ایسی سوچیں ہیں جن کا ہر فرد کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور اجتماعی نیکیوں میں یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے ہر فرد کو اپنا حصّہ ضرور ڈالنا ہے اور اس پہلو سے آپ سوچیں کہ آپ نے اس سال میں اپنا حصّہ کیا ڈالا تھا۔ کسی پہلو سے آپ کو خوشخبری ملے گی، آپ کہیں گے ہاں الحمد للہ پہلے مجھے مالی قربانی کی توفیقیں ملا کرتی تھیں اب یہ مل گئیں کسی اور پہلو سے بھی آپ کو خوشخبری مل سکتی ہے کہ میں پہلے نمازیں کم پڑھتا تھا اب میں پڑھنے لگ گیا ہوں۔ چنانچہ اس خوشی میں وقتاً فوقتاً لوگ مجھے بھی شامل کرتے رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے لکھا کہ پہلے میں نماز سے غافل تھا آپ کا فلاں خطبہ دہرایا جا رہا تھا وہ سُنا اور اس کے بعد میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت نماز شروع کر دی ہے اور اس کے بعد نماز چھوڑنے کا کوئی سوال ہی نہیں رہا۔ تو اس خوشی میں مجھے بھی شامل کرتے ہیں۔ مگر ہر فرد کا کام ہے کہ عبادت میں شامل ہو پھر اجتماعی طور پر قوم عبادت کرنے والوں کی ایک جماعت بن جاتی ہے۔ جس قوم کا ہر قطرہ یعنی ہر ذرہ، ہر جزو، خدا کی عبادت سے سرشار ہو، اس کی اجتماعی شان بہت بلند ہو جاتی ہے۔ اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا مرتبہ بھی بہت اونچا ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ ساری جماعتیں سوچیں کہ اس دفعہ ہم نے وقف جدید کا چندہ کتنا دیا تھا، تحریک جدید کا چندہ کتنا دیا تھا، دیا تو تھا مگر سب نے تو ویسا نہیں دیا بعضوں نے کم دیا مگر بڑی قربانی کے ساتھ دیا۔ بعضوں نے زیادہ دیا مگر کم قربانی کے ساتھ دیا۔ اس لئے یہ اجتماعی سوچ کا محل ہی نہیں ہے کہ اجتماعی طور پر غور ہو سکے یہ انفرادی سوچ کا محل ہے، انفرادی سوچ کی باتیں ہیں۔ ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ اپنا جائزہ لے اور پھر خود ہی نتائج اخذ کرے کسی اور کو نہ بتائے اگر کمزوریاں ہیں تو اپنے تک محدود رکھے اللہ تعالیٰ سے پردہ پوشی چاہے اور خدا کے حضور ہی اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے پردہ پوشی کی بھی دُعا کرے اور آئندہ ان بدیوں سے بچنے کے لئے بھی توفیق مانگے۔

پس یہ جو لمحات ہیں سال کے آخر کے، یہ انہی سوچوں میں صرف ہونے چاہئیں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اگر واقعتہً ہر فرد جماعت ان اہم پہلوؤں سے جن میں سے چند کی میں نے نشاندہی کی ہے اپنا جائزہ لے گا تو آئندہ سال کے لئے جماعت کو بہت سے ایسے کارکن مہیا ہو جائیں گے جو پہلے مہیا نہیں تھے۔

اب تبلیغ کا معاملہ ہے میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ ابھی تک بھی میرے نزدیک جماعت کی اکثریت ایسی ہے جو داعی الی اللہ نہیں بن

ہر شخص کی سوچ کے مطابق ان زندگی کے جوڑوں پر جہاں ایک دور دوسرے دور میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ انسان کو مختلف قسم کے خیالات آتے ہیں، مختلف قسم کے تصور اس کے دل سے اُبھرتے ہیں اور سب سے اچھا وہی تصور ہے جو خدا کی طرف مائل کرنے والا ہو، جو نیکیوں کی طرف توجہ دلانے والا ہو

سکیں۔ ابھی تمنائیں دلوں میں کروٹ لے رہی ہیں اور زمین تیار ضرور ہو رہی ہے وہ منظر آ رہا ہے لیکن ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ وہ کہہ سکیں کہ ہاں ہم نے بھی حقہ ڈال دیا۔ پس ان باتوں کو بار بار یاد کرانے کے نتیجے میں جو انسان کا شعور بیدار ہوتا ہے اور خود اپنی نگرانی کرتا ہے اور اس کے اندر سے ایک نصیحت کرنے والا پیدا ہو جاتا ہے وہ پھر نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔

میں نے بارہا اس مضمون پر غور کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جو اللہ نے فرمایا "فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى" کہ نصیحت کر نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں مجھے ہر دفعہ دکھائی دیں اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حوالے سے یہ مضمون سمجھ آتا ہے ورنہ نہیں آتا۔ ایک اور حکمت جو مجھے اس میں دکھائی دی جس کا پہلے میں ذکر نہیں کر سکا وہ یہ ہے کہ وہ ناصح جس کی نصیحت پہلے اس پر کارگر ہو اس کی نصیحت دوسروں پر ضرور کارگر ہوتی ہے وہ ایک عالم باعمل بن جاتا ہے جو بات کہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو کرتا ہے اس کی باتوں میں ایک عظیم طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جو رشتہ ہے وہ ہر اس شخص کی ذات میں پورا نہیں ہو گا جو ان صفات میں جو ایسی نصیحت کے لئے ضروری ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت کی پیروی نہیں کر رہا۔ پس اوقات سوچ کے ساتھ ایک سرسری فکر کے ساتھ جب آپ قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو بعض دفعہ بسا اوقات دل میں اعتراض اُٹھتے ہیں کہ یہ اللہ نے کیا کہہ دیا ہے "فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى" ہم تو نصیحتیں کرتے ہیں ہمارے بچوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تو یہ کیا قانون ہے کہ نصیحت کرو ضرور اثر ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت ضرور اثر کرتی تھی اب یہ الگ مسئلہ ہے کہ بعض دفعہ وہ نصیحت کا اثر فوراً دکھائی دینے لگتا ہے بعض دفعہ وہ دلوں میں کچھ تحریکات پیدا کر دیتا ہے جن کے پوری طرح پنپنے اور اپنے اندرونی لحاظ سے پختگی حاصل کرنے میں ایک وقت لگتا ہے لیکن کچھ استثناء بھی ہیں۔ ان استثناءات کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما دیا ہے اور وہ یہ ہیں "سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ" کہ اے محمدؐ! تیری نصیحت اثر تو کرتی ہے اور ضرور کرے گی مگر ان دلوں پر کرے گی جن پر ابھی تالے نہیں پڑے ان دلوں پر پڑے گی جن پر اللہ کی مہر نہیں لگی۔ ان پر نصیحت اثر کرے گی جو یہ فیصلہ نہیں کر چکے کہ "سواء علیہم ءأنذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون" کہ فیصلہ ہے ہم نے ایمان نہیں لانا۔ ان لوگوں کے لئے تیری نصیحت برابر ہے جنہوں نے ایمان لانا ہی نہیں ان کو چاہے سُنائے چاہے نہ سُنائے ان کے لئے برابر ہے تو یہ استثناءات بھی ہیں مگر ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے۔ ان استثناءات کو چھوڑ کر یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تاثیر ہی تھی آپ کا ذکر کرنا ہی تھا اور آپ کا نصیحت کرنا تھا جس نے دیکھتے دیکھتے عرب کی کایا پلٹ دی ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ پس اس پہلو سے ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت کے انداز سیکھنے چاہئیں اور آج کی اس گھڑی میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نصیحت میں جو طاقت پیدا ہوتی ہے میں نے غور سے یہ مضمون بھی سیکھا ہے کہ اس لئے تھی کہ آپ سب سے پہلے اپنے مذکر تھے اور اپنے نفس پر آپ کی نصیحت کو پورا غلبہ حاصل تھا۔ ایک ایسا قوی غلبہ تھا کہ نفس کی مجال نہیں تھی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اندرونی نصیحت کے خلاف ایک ادنیٰ سی سوچ بھی رکھ سکے۔ جب یہ طاقت انسان کو نصیب ہو جاتی ہے تو غیروں پر بھی طاقت عطا ہوتی ہے۔ یہ محض کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ نفسیاتی لحاظ سے ایک مانی ہوئی ثابت شدہ حقیقت ہے۔ وہ لوگ جو مسمریزم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں، جو علم طب میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ اگر مطالعہ کریں یا ان کو اچھا اُستاد میسر آئے تو وہ لازماً ان کو یہ بتائے گا کہ پہلے اپنی WILL کو، اپنے فیصلے کی طاقت کو اپنے نفس پر جاری کرنے کی کوشش کرو اور اس کی ورزش کرو ذہنی طور پر۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہیں غیروں کے دماغ پر اثر انداز ہونے کی کوئی طاقت نہیں ملے گی اور اسی طرح WILL POWER کو تقویت دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر آپ گھر بیٹھے جو مرضی کریں اور آپ کا نفس آپ کی بات ماننے ہی نہیں بلکہ آپ اس کے زیر نگیں چلتے رہیں اور پھر سوچیں کہ میں سوچوں گا فلاں آدمی یوں کرے تو یوں کرنے لگ جائے گا یہ محض احمق کی خواب ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

> **اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہوئے، غور و فکر کرتے ہوئے ایسی باتیں اس رنگ میں سوچیں کہ آپ کے دل میں آئندہ کے لئے بہتر زندگی گزارنے کی تحریک پیدا ہو اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جو اپنے نفس کا جائزہ ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے اندر بہت سی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔**

پس "فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى" میں جس ناصح کا ذکر ہے وہ ہر شخص کے اندر موجود ہے اور میں اس ناصح کو مخاطب ہوں۔ ہر احمدی کے اس ناصح کو مخاطب ہوں جس سے نصیحت کے سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ پس نئے سال کے سفر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اس ناصح کو بیدار کریں اور اگر ہر آدمی کرے تو اس کو غیر معمولی طاقتیں عطا ہوں گی۔ یہ میں جانتا ہوں خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کو اسی طرح بنایا ہے اور خدا تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔ جہاں قرآن کریم نے انسان کے اللہ کی فطرت پر پیدا ہونے کا ذکر فرمایا ساتھ ہی یہ فرما دیا ہے کہ "لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ" اللہ نے جو کچھ کر دیا ہے اس میں تم کبھی تبدیلی نہیں کر سکتے۔

پس اس بنیادی اصول کو اپنے پلے باندھ لیں کہ پہلے آپ نے اپنے نفس کی تسخیر کرنی ہے، اپنے نفس کے اندر موجود ناصح کو جگانا ہے، اس کو اپنے نفس پر غلبہ عطا کرنا ہے اور جب اس کو آپ یہ سکھا دیں اور یہ توفیق مل جائے جو دعاؤں کی مدد کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی تو پھر اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کے اندر سے ایک ایسی قوی شخصیت بیدار ہو گی کہ ایسے لازماً ماحول پہ غالب آنا ہے اور اس ایک نصیحت پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں جو قرآن سے ہم نے سیکھی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ذات میں اس نے عظیم جلوہ دکھایا ہے ہم اس جلوہ محمدؐ کو سب دُنیا پہ عام کر سکتے ہیں۔ جب ہم دعائیں کرتے ہیں اے اللہ محمدؐ رسول اللہ کا جلوہ عام کر تو وہاں بھی یہ سوچنے کی بات ہے کہ اس جلوہ کو عام کرنے میں ہم نے اپنے نفس کے کون سے حصے کو چمکایا ہے کہ وہ شیشے کی طرح جلوہ محمد مصطفیٰؐ کو، کوئی لشکارا، کوئی چمک دُنیا کو دکھا دے۔ جب تک رخ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف رہے گا آپ کے دل میں وہ شفاف آئینہ ہو گا جو اس چمک کو لیتا ہے ایک زاویے سے دوسروں پر بھی وہ روشنی ڈالتا ہے اس وقت تک آپ کی یہ دُعا درست، آپ کی یہ تمنائیں اچھی کہ اے اللہ! محمدؐ رسول اللہ کا جلوہ سب دُنیا کو دکھا دے۔ اگر یہ نہیں اور اس کے لئے باشعور کوشش بھی نہیں ہے تو فرضی باتیں ہیں، ان فرضی باتوں میں تو ساری دُنیا مبتلا ہے۔

عالم اسلام دیکھیں کس امید پر بیٹھا ہوا ہے محض ان فرضی خیالوں میں کہ اسلام نے ضرور غالب آجانا ہے۔ غالب آنے سے پہلے اسلام جو ان سے قربانی چاہتا ہے جو ان سے تبدیلیاں چاہتا ہے ان کیطرف کسی کو کوئی خیال نہیں آپ ہی آپ غالب آجائے سال کے بعد سال گزر جاتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ احمدی سال اس طرح نہ گزریں۔ ہر سال چند ایسے لمحات میں سے گزر کر آگے سفر شروع کرے جو اپنے نفس کے محاسبے کے لمحات ہوں اور بڑی دیانتداری اور خلوص کے ساتھ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور پھر کچھ ارادے باندھے اور ان ارادوں کا زاد راہ لے کر اگلے سال میں داخل ہو۔ ہماری تو یہ سوچیں ہیں، ہمارے تو یہ ارادے ہیں۔ دعاؤں کے ساتھ نیکیوں کا زاد راہ لے کر آگے بڑھتے ہیں، بڑھتے رہیں گے۔

بد قسمتی سے ہمارے غیر بھی کچھ ایسے ہیں جو ہر سال بد ارادے باندھتے ہیں۔ ہمارے سفر محبت کے سفر ہیں اور ہمارا زاد راہ محبت کا زاد راہ ہے۔ ان کے سفر بدی کے سفر ہیں اور محض دوسرے کو تکلیف پہنچانا، عذاب دینا، کسی طرح ان کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کرنا، یہ سوچیں لے کر وہ نئے سالوں میں داخل ہوتے ہیں اور انہی سوچوں کے ساتھ پھر وہ جماعت کو چیلنج دیتے ہیں کہ دیکھو یہ سال کس کا بنتا ہے۔ ١٩٩٤ء کے حوالے سے بھی بہت کچھ ایسا ہوا لیکن یہ لمبے تذکرے ہیں، مختصر شاید میں چند باتیں بیان کر سکوں اور باقی مضمون ایسا ہے جو ہر سال جلسہ سالانہ پر جو آخری تقریر ہے اس میں، یا درمیانی تقریر، اس میں یہ مضمون بار بار یعنی جاری مضمون کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

لیکن سب سے پہلے میں یہ پیش کروں گا کہ آج سے سو برس پہلے جو ١٨٩٤ء تھا اس کے نقوش پر غور کر کے آپ کو بتاؤں کہ اس سال کے کیا اہم نقوش تھے اور یہ وہ دوسرا حصہ ہے یعنی اجتماعی سوچ کا۔ اس لئے مضمون قطع کر کے میں اس حصے میں داخل نہیں ہو رہا۔ شروع میں ہی میں نے آپ کو سمجھایا تھا کہ دو طریق سے سالوں کے جوڑ منائے جاتے ہیں۔ ایک انفرادی طور پر جو میرے نزدیک زیادہ اہم ہے اور دوسرا اجتماعی طور پر۔ اب اجتماعی موازنے کے طور پر میں آپ کے سامنے کچھ مثالیں رکھتا ہوں کہ سب سے پہلے تو ہمیں سوچنا چاہیئے کہ سو سال پہلے اس مقدس دور میں جس نے آج کے دور کی بناء ڈالی اور آئندہ سب ادوار کی بناء ڈال چکا ہے کیا ہوا تھا؟ وہ سال کیسے گزرا تھا؟ اس سال کے اہم امور یہ ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ١٨٩٤ء میں بعض بہت ہی اہم اور بہت دور رس اثر رکھنے والی تصنیفات کی توفیق ملی اور خصوصیت کے ساتھ عرب دنیا کو آپ نے اس سال میں مخاطب فرمایا ہے اور اللہ تعالےٰ نے عرب دنیا میں اس کے نتیجہ میں لبیک کہنے والے بھی بڑے عظیم پیدا کئے اور ١٨٩٤ء کا یہ سال اس پہلو سے اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ مؤرخ احمدیت مولوی دوست محمد صاحب نے جب اس سال کا موازنہ کیا تو سب سے نمایاں چیز ان کو یہی محسوس ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربوں میں نفوذ اگر کسی ایک سال سے وابستہ کیا جاسکتا ہے تو وہ ١٨٩٤ء ہے اور عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا آج ١٩٩٤ء بھی اس پہلو سے سب سے نمایاں ہے۔

اور خدا تعالےٰ نے جو ہمیں M.T.A. جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی یہ بھی اسی سال کا پھل ہے۔ ١٩٩٤ء کو سات جنوری کو یہ عالمی پروگرام جاری ہوا ہے اور اسی سال اسی پروگرام کی برکت سے اس کثرت سے عربوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہوئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے ہمارے مخالفین پر ایک زلزلہ آگیا ہے۔ بار بار سعودی عرب کے گزٹ اور ان کے اخبارات اس بات کو اچھال رہے ہیں اور ایک اخبار تو یہ لکھتا ہے کہ اب فوراً حرکت کرو جس تیزی سے احمدیت کا نفوذ پھیل رہا ہے اور عربوں پر خصوصیت سے اثر انداز ہے اگر ہم نے آج کارروائی نہیں کی تو پھر یہ بہت لیٹ ہو جائے گا۔ وہ الفاظ یہ ہیں سعودی گزٹ ٢٧ر جون ١٩٩٤ء یہ چھ مہینے پہلے کی بات ہے اس کے بعد بہت پانی آگے گزر چکا ہے۔ یہ میں جون کی بات بتا رہا ہوں۔ ابھی انہوں نے جولائی میں ظاہر ہونے والی بیعتیں نہیں دیکھی تھیں اور گھبراہٹ کا اور پریشانی کا یہ عالم تھا وہ لکھتے ہیں :۔

IT IS NOW TIME THAT WE STOP TALKING ABOUT COUNTERING THE KUFR PROPEGANDA OF MIRZA GHULAM AHMAD'S DEVIENT FOLLOWERS AND ESTABLISH A GLOBEL ISLAMIC T.V. BROADCAST STATION WITHOUT DELAY.

جو انہوں نے بغض کا اظہار کرنا تھا وہ تو کرنا ہی تھا نقل کفر کفر نہ باشد۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیں گالیاں دیتے ہوئے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اب ہم باتیں بس ختم کریں اور عملی اقدام کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عالمگیر پروپیگنڈا کے توڑ کے طور پر ایک عالمگیر اسلامی ٹیلی ویژن سٹیشن قائم کریں، ٹیلی ویژن نظام جاری کریں۔ یہ کہنے کے بعد کہتے ہیں NOW NOTE LATER اب ہو یہ۔ اب کے بعد نہیں LATER MAY BE TOO LATE دیر ہو گئی تو پھر بہت دیر ہو چکی ہو گی۔ ALREADY IT IS TOO LATE اب تم کچھ نہیں کر سکتے۔

١٨٩٤ء میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توفیق ملی کہ عرب دنیا کو مخاطب ہوں ہمارے پاس تو وہ چارہ نہیں تھا، وہ ذرائع نہیں تھے، اس زمانے کی عرب دنیا میں تقویٰ کا معیار بہت بلند تھا اور زبردستی لٹریچر کی راہ میں کوئی روک نہیں ڈالی جاتی تھی ہر قسم کی کتاب ہر جگہ پہنچ جاتی تھی، ہر ایک کو آزادی تھی۔ "لا اکراہ فی الدین" کا منظر دکھائی دیتا تھا۔ علماء بھی شوق سے اپنی مخالف آراء کو سنتے ان میں دلچسپی لیتے اور اگر اتفاق نہیں کرتے تھے تو جوابی کارروائی کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عربی زبان میں کتب شائع فرمائیں تاریخ میں لکھا ہوا ہے کہ بعض کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام عرب دنیا میں مفت تقسیم کروائی ہیں لیکن آج ان کو قیمتاً بھی وہاں لینا چاہے تو اس کو اجازت نہیں رستے کی روکیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سالوں کی مماثلت تو معلوم ہوتا ہے دکھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب ان بے چاروں کی کیا طاقت ہے کہ خدا کے ارادوں کی راہ میں روک ڈال سکیں۔ وہ رستے کی TARIF کی پابندیاں سطح زمین پر چلتی ہیں یا ہوا میں اڑیں تو وہاں پہنچ کر زمین کے رستے سے داخل ہوتی ہیں ان پر تو انہوں نے پہرے بٹھائے ہوئے تھے اب آسمان پر کیسے پہرے بٹھاتے۔ اب اللہ نے یہ پیغام آسمان سے اتارنا شروع کیا ہے اور عرب اس کثرت سے دلچسپی لے رہے ہیں کہ بعض دفعہ ان کے پیغام سن کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ یہ واقعہ ہو گیا ہے۔ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہے۔ سوالات بھی آنے شروع ہو گئے ہیں دلچسپیوں کے اظہار، مختلف طریق پر، ہمارے پروگراموں کے مطالبے کر رہے ہیں رسائل کہ ہمیں بھیجو تاکہ عربوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے تقاضے پورے کر سکیں۔ بعینہٖ یہی درخواست لکھی ہوئی ہمارے دفتر میں موجود ہے۔ فون پر بھی ان صاحب کی تعیین آئی۔ ایک بڑے رسالے کے مالک بھی ہیں اور ایڈیٹر بھی، وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں پہلے ہی علم تھا حالانکہ پہلے علم نہیں تھا توقع تھی، علم نہیں تھا۔ کہتے ہیں جیسا کہ آپ کو علم ہوگا دن بدن عربوں کی دلچسپی M.T.A. میں بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اس دلچسپی کو پورا کرنے کی خاطر ہم نے ضروری خیال کیا ہے کہ آپ کے آئندہ کے پروگرام شائع کیا کریں اس لئے مہربانی فرما کر ہمیں اجازت بھی دیں اور پروگرام بھی بھیجیں۔ اس وقت تو مجھے خیال نہیں تھا میں نے آج کے خطبے کے لئے تاریخ کے اس سال کے واقعات کھنگالے تو پھر مجھے سمجھ آئی کہ یہ کیا واقعہ ہوا تھا۔

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربوں میں نفوذ اگر کسی ایک سال سے وابستہ کیا جا سکتا ہے تو وہ ۱۸۹۴ء ہے اور عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا آج ۱۹۹۴ء بھی اس پہلو سے سب سے نمایاں ہے**

یہ ایم۔ ٹی۔ اے کا اس سال جاری ہونا اور پھر عربی پروگراموں کے پیش کرنے کی توفیق پانا اور ہمارے عزیز بزرگ دوست حلمی شافعی صاحب کو خدا تعالےٰ نے دل میں یہ تحریک ڈالی کہ وہاں بیٹھ کر اب خدمت نہ کرو ترجموں وغیرہ کی، یہاں پہنچ کر کرو، انہوں نے اپنی ساری زندگی پیش کر دی اور یہ سارے واقعات اسی سال کے ہیں۔ اور جس چیز کی ہمیں ضرورت تھی کہ ایک اچھا عربی دان عالم دین پاس بیٹھا ہو اور ترجمے بھی اچھے کر سکے وہ مہیا ہو گیا اب خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ عبدالمومن صاحب کو بھی اللہ تعالےٰ نے توفیق دی کہ رواں ترجمے جو اردو سے کرنے پڑتے ہیں وہ کر دیں۔ تو یہ سارے سامان وہی ہیں جو دراصل گذشتہ ایک سو سال پہلے کے ۱۸۹۴ء کے سال کی یاد دلاتے ہیں تو اجتماعی طور پر خدا تعالےٰ ہمیں توفیق بخش رہا ہے اور بہت سے ایسے اللہ تعالےٰ کے احسانات ہیں جن کا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وقت کی کمی کی وجہ سے تفصیلی تبصرہ تو ممکن نہیں لیکن کچھ نہ کچھ کا میں اشارۃً ذکر کروں گا یا کچھ نسبتاً تفصیل سے بھی۔

وہ سال جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام کامیاب سالوں میں ایک پہلو سے نمایاں خصوصیت رکھتا تھا بلکہ وہ اس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عالمی اور دائمی دور میں ایک اہم حیثیت رکھتا تھا وہ سال تھا جس سال چاند سورج نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پیش گوئی کی صداقت کو ظاہر کیا اور ثابت کیا اور اس کے ثبوت کے طور پر حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود دکھا دیا کہ یہ وہی مہدی ہے جس کی پیش گوئی اصدق الصادقین محمد رسول اللہؐ نے فرمائی تھی پس ۱۸۹۴ء کا سال اس پہلو سے ایک زندگی کا اہم سال نہیں رہتا بلکہ ایک دور کا بہترین سال بن جاتا ہے۔ ایک ایسے دور کا جس نے ختم نہیں ہونا۔ اس پہلو سے ۱۹۹۴ء میں بھی اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایسی توفیقات عطا فرمائی ہیں جو آئندہ ایک عظیم دور کی خوشخبریوں کا پیش خیمہ بنیں گی اور یہ ایم۔ ٹی۔ اے کا جو اجراء ہے باقاعدہ ۷ر جنوری کو ہوا میں سمجھتا ہوں انہیں انعامات میں سے ایک اہم انعام ہے اور اس کا چاند سورج کی گواہی سے تعلق ہے بہت گہرا تعلق ہے۔

بعض دفعہ ایک انسان اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے ایک ایسی بات کہتا ہے جس کی تفصیل ذہن میں حاضر نہیں ہوتی، نہ انسان اس وقت سوچ سکتا ہے مگر منہ سے کلمے ایسے نکل جاتے ہیں جو پورے ہوتے ہیں تو اس وقت کہنے والا بھی حیرت سے دیکھتا ہے کہ یہ کیا بات میرے منہ سے نکلی اور اللہ تعالےٰ نے کیسے پوری فرما دی۔ اس کے متعلق کوئی ایک دفعہ نہیں بارہا ایسے واقعات ہو چکے ہیں مثلاً ایک متکبر شخص کے متعلق اپنی ایک نظم میں میں نے کہا تھا کہ "خدا اڑا دے گا خاک ان کی" بگولے اٹھے ہیں خاک کے ہمیں مٹانے کے لئے اللہ ان کی خاک اڑا دے گا ان کا نشان نہیں ملے گا۔ اور وہ شخص اسی طرح بگولوں میں اڑنے والی خاک بن گیا اور امریکہ سے مجھے کسی نے لکھا کہ آپ کی تو توجہ نہیں گئی ہوگی مگر میں نے جب اس شعر کو پڑھا اور اس واقعہ کو دیکھا تو بالکل یوں لگتا تھا جیسے خدا تعالےٰ نے آپ کے منہ سے یہ بات کہلوائی ہے۔ عین اس واقعہ پر چسپاں ہونے والی بات ہے تو اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

رہوہ میں جب شروع شروع میں مخالفت کا بہت جوش اٹھا تھا تو اس وقت میں نے مولویوں کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ دیکھو تم بعض رستے بند کر سکتے ہو زمین پر جب خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ آسمان سے تمام دنیا پر بارشیں برسائے گا پھر تمہاری چھتریاں کیسے اس کو روک سکیں گی کیسے تمہاری چھتریاں ان فضلوں کے بندوں پر گرانے کی راہ میں حائل ہو جائیں فضل جب آسمان سے گرتے ہیں اور خدا اتارتا ہے اور عالمگیر فضل اتارتا ہے تو ظاہر بات ہے کہ دنیا میں کسی کو طاقت نہیں کہ ان کو روک سکے ان کی راہ میں حائل ہو سکے مگر اس وقت میں پاکستان کا بھی کہہ سکتا تھا بغیر دنیا کے حوالے سے یہ بات کر سکتا تھا وہ وقت ایسا تھا جب خود بخود میری زبان پر یہ الفاظ زور کے ساتھ جاری ہوئے کہ وہ وقت جب ساری دنیا میں خدا فضلوں کی بارشیں برسائے گا۔ تو ان آسمان سے اترتے ہوئے فضلوں کی راہ تم کیسے روک سکو گے۔ یہ کوشش بے کار ہے اس کو چھوڑ دو تمہیں چارہ نہیں ہے کہ یہ کام کر سکو۔ اب ایم۔ ٹی۔ اے جب اتری ہے تو تب سمجھ آئی ہے کہ ساری دنیا میں اسی سال ۱۹۹۴ء ہی میں یہ آسمان کی گواہیاں اتر رہی ہیں جیسے چاند سورج کی گواہی آسمان سے اتری تھی اور دوبارہ اس گواہی کو لیکر پھر خدا کے فضل اترنے شروع ہوئے۔ پس یہ خدا کی کائنات کے عجیب اسرار ہیں۔ ان کو لطیف نگاہوں سے دیکھیں تو انسان اور بھی زیادہ لطف اندوز ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ مولویوں نے پتہ کیا کہا تھا انہوں نے کہا تھا ۱۹۹۴ء کا سال احمدیوں کے لئے موت کا سال ہے چھٹی۔ کہتے ہیں۔ مرزا طاہر کو عادت پڑی ہوئی ہے پاگلوں والی باتیں کرتا رہتا ہے، بڑے دعوے کر رہا ہے کہ ہم نے یوں کیا اور اس سال ہم یوں کریں گے۔ ہم بتاتے ہیں کہ یہ سال کیا ہونا ہے۔ نائب ناظم صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کہتے ہیں قادیانیو! آئین کو تسلیم کر لو پاسداری کرو قانون کی۔ یعنی اللہ کا قانون دفعہ کرو چھوڑو پرے ہمارا قانون مانو اور خدا کے قانون کے باغی ہو جاؤ۔ یہ مضمون ہے ورنہ ۱۹۷۴ء میں مرزائیت کو ایک ضرب لگی پھر ۸۴ء میں امتناع قادیانیت کے ذریعے قادیانی زخمی ہوا اب ۹۴ء ہے اور یہ قادیانیت کے خاتمہ کا سال ہوگا۔ ۹۴ء، ایک دن باقی رہ گیا ہے اور یہ دن بھی خوش خبریاں لے کر آئے گا۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرا اس سال کا جو نئی سے نئی خوشخبریاں لے کر نہ آیا ہو اور ان منحوسوں کی ہر بات جھوٹی نکلی ایک ایک لفظ جھوٹا ہوا اور یہ بھی انہوں نے ایک شیوہ بنا لیا ہے ایک دفعہ ایک مولوی اٹھ کے کہتا ہے کہ اگلے سال مرزا طاہر احمد مرجائے گا اور دوسرے سال دوسرا مولوی کہتا ہے کہ میں پیش گوئی کر رہا ہوں تیسرے سال تیسرا مولوی۔ سکیم یہ بنائی گئی ہے کہ کسی سال تو اس نے مرنا ہی ہے تو جس سال مرا اس سال کا مولوی اور اس کے سارے ساتھی سچے ہو گئے وہ بیسیوں جھوٹے جو بدبخت پیچھے رہ جائیں گے ان کا کیا بناؤ گے یہی پیشہ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اختیار کیا ہوا تھا اور حیرت انگیز طریق پر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مکر و فریب کے جال سے نکال لیا۔

ایسا عجیب واقعہ ہے عبدالحکیم کی پیشگوئی سے متعلق کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے یہ مولوی تو اس کو پیش کرتے ہیں کہ دیکھو مرزا صاحب جھوٹے نکلے اس نے کہا تھا عبدالحکیم نے کہ یہ ۱۹۰۸ء کا جو سال ہے اس میں مرجائے گا اور یہ واقعہ ہوگا اور دیکھ لو ۱۹۰۸ء میں مر گیا اب اور کیا چاہتے ہو حالانکہ اس سے پہلے سالوں کا دیکھو ہر سال یہی کہا کرتے تھے مولوی کبھی عبدالحکیم نام کا۔ کبھی کسی دوسرے نام کا۔ ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موت کی خبریں شائع کر رہے تھے تو یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی بندہ مولویوں کی وجہ سے غیر فانی ہو جائے اور اس کو خدا بنا بیٹھے یہ تو ناممکن ہے ہر شخص نے مرنا تو ہے ہی لیکن اللہ نے جس طرح اس کو جھوٹا کیا وہ حیرت انگیز بات ہے اس کے منہ سے پہلے یہ پیشگوئی نکلی اس کے قلم سے یہ پیشگوئی شائع ہوئی جس سے پتہ چلتا تھا مئی کا مہینہ گزرے گا نہیں جب یہ شخص فوت ہو جائے گا اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجل مسمّٰی مئی ہی میں تھی۔ ۲۶ر مئی مقرر تھی اب اگر خدا کوئی تقدیر نہ فرماتا تو دیکھیں کتنا بڑا طوفان بے تمیزی برپا ہونا اس تحریر کے کچھ دیر بعد اس نے کہا کہ نہیں نہیں غلطی ہو گئی۔ خدا نے فیصلہ بدل لیا ہے وہ مئی میں نہیں مرے گا بلکہ اکتوبر میں مرے گا یا کچھ اور مدت آگے بڑھا دی اور پہلی پیشگوئی کی تردید کرکے پھر دوسری پیش گوئی میں داخل ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد پیسہ اخبار نے

جو مسیح موعود کا دشمن تھا بڑی عبرت ہے۔ کہا کاش عبدالحکیم یہ ترمیم نہ کرتا۔ اس سے ان سب کی ذہنیت کا بھی پتہ چلا کہ یہ انسانی پیشگوئیوں کا خدا کی پیشگوئیوں سے مقابلہ چاہتے ہیں جیسے ترمیمیں بندوں کے ہاتھ میں تھیں۔ ان کے نزدیک بندے کی مرضی ہے جب چاہے پیشگوئی میں ترمیم کر دے لیکن بعض ترمیمیں خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہیں اور یہ ترمیم بھی عبدالحکیم کے ہاتھ میں نہیں تھی خدا کے ہاتھ میں تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود ہی قریب وصال کی خوشخبری دے دی تھی خوشخبری ان معنوں میں کہ اپنے اللہ سے جو لقاء کا خاص موقع ہوتا ہے وفات کے وقت وہ میسر آنا تھا لیکن بہرحال ایک غم کا موقع ہوتا ہے وفات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کثرت الہامات سے یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ یہ سال آپ کے وصال کا سال ہے لیکن اس کے باوجود اللہ پر توکل کرتے ہوئے مباہلے سے بھی باز نہیں آئے اور ہر قسم کے چیلنج دشمن کو دیتے رہے۔ عبدالحکیم سے ایسا ہی ایک تصادم ہوا اور اس نے پیشگوئی جو میں نے بیان کی ہے یہ کر دی اور خدا نے ترمیم کروائی ہے پھر۔ اس کی اپنی ترمیم نہیں تھی ورنہ پاگل کیوں ہو گیا تھا اچانک اس کو خیال آیا کہ مئی سے ارادہ بدل کے خدا نے اکتوبر کا کر دیا یا اس کے بعد کا۔ تو وہ پیشگوئی جس پر لوگ ہنستے ہیں اس میں سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان ہیں۔ پس ان لوگوں سے بھی خدا پیشگوئیاں کرواتا ہے جو جھوٹی نکلتی ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہر انسان نے آخر مرنا ہے۔ یہ مولوی ان میں سے کوئی بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ خدا نے ہمیں بتایا ہے اور یہ فرق ہے۔ اگر خدا نے بتایا ہو اور بات سچی نکلے پھر درست ہے عبدالحکیم یہ دعوے کر رہا تھا کہ خدا نے بتایا ہے اور چونکہ خدا پر ایک قسم کی ذمہ داری آجاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کی حفاظت کرنا تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دخل فرمایا اور اس کی عقل ماری گئی اور جو اتفاقاً صحیح بات لکھی گئی تھی اپنے ہاتھ سے اس نے اس پر قلم تنسیخ پھیر دیا اس کو قطع کر کے ایک اور بات بنالی۔

> **فضل جیسے آسمان سے گرتے ہیں اور خدا اتارتا ہے اور عالمگیر فضل اتارتا ہے تو ظاہر بات ہے کہ دنیا میں کسی کو طاقت نہیں کہ ان کو روک سکے، ان کی راہ میں حائل ہو سکے**

مگر امر واقعہ یہ ہے کہ یہ جو مولوی آج کل بول رہے ہیں ان میں دو قسم کے ہیں۔ بعض تو یہ کہہ دیتے ہیں ڈر کے مارے، دل میں کچھ نہ کچھ یہ ڈر ہے کہ کہیں آپ ہی نہ مارے جائیں، یقین جو نہیں ہے۔ اس لئے بعضوں نے احتیاط یہاں تک برتی کہ کہا کہ مجھ پر ابلیس نازل ہوا اور ابلیس نے مجھے بتا دیا ہے کہ مرزا طاہر احمد فلاں سال ختم ہو جائے گا اور ظاہر بات ہے کہ ابلیس نے جھوٹ ہی بولنا تھا اور اس شخص نے بھی اگر کوئی سچ بولا تھا تو شاید یہی بولا تھا کہ ابلیس نازل ہوا ورنہ وہ بڑا ہی جھوٹا آدمی ہے۔ اس کے متعلق سارا کچا چٹھہ کسی وقت نعیم عثمان صاحب پیش کر دیں گے سب کے سامنے، شاید کیا بھی ہو انہوں نے کچھ۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جھوٹ کو دیکھیں کیسے ثابت فرما دیا کہ جو خود جھوٹ بولنے کی خاطر ابلیس کا مظہر بن گیا ہو اس کا باقی کیا رہا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم یہ پیشگوئی کرتے ہیں لیکن خدا کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ یہ خدا کی طرف منسوب کریں تو خود مارے جائیں گے اور ہلاک ہوں گے اور ایسے معاملات میں پھر خدا دخل دیتا ہے مگر بعید نہیں کہ یہ سارے ہماری زندگیوں میں ہی دیکھتے دیکھتے حسرتوں سے جان دے دیں کیونکہ مجھ پر گہرا تأثر ہے الہامات کی روشنی میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی روشنی میں، کہ اس صدی کا آخر

ان مولویوں کے لئے بہت بد انجام لے کے آنے والا ہے اور خدا تعالیٰ نے دل میں جو یہ تحریک ڈالی ہے کہ ان چوٹی کے بدبخت علماء کے لئے بددعا کی جائے تاکہ امت کے لئے وہ دعا بن جائے۔ یعنی ان کے چنگل سے مولویوں سے نجات کی دعا درحقیقت امت کے لئے دعا ہے اگرچہ ان کے لئے بظاہر بددعا ہے تو یہ بددعائے خیر ہے ایک جیسے کہا جائے کہ اس شیر کے چنگل سے فلاں بے چارہ زندہ سلامت نکل آئے تو یہ شیر کے لئے بددعا ہی ہوگی لیکن جس معصوم کے لئے اس کے چنگل سے بچانے کے لئے وہ تو دعا ہی بنتی ہے تو انجام کار ایسی دعائیں نیک دعائیں ہوتی ہیں اگرچہ بددعا کی راہ سے کچھ تلخ قدم اٹھا کے گزرنا پڑتا ہے۔ پس اس سال کی آخری گھڑیوں میں اس دعا کو بھی یاد رکھیں، ان کے تفاخر، ان کی بیباکیاں اور اس قسم کی تعلیاں اللہ تعالیٰ ساری جھوٹی کر کے ان کے منہ پہ مارے اور ان کی ساری مرادیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور وہ دعا جس کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی یہ اس سال بھی جاری رہے گی آئندہ بھی جاری رہے گی اور ایسے آثار میں دیکھ رہا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو پایہ قبولیت میں جگہ بخش رہا ہے۔

ایک اور ان کا حوالہ تھا کہ مرزا طاہر احمد نے یہ عجیب بے ہودہ بیان دیا ہے کہ یہ غلبہ احمدیت کی صدی ہے اس کے بعد عجیب و غریب ایک پاگلوں والی منطق ہے جس کی سمجھ آ ہی نہیں سکتی۔ منطق یہ ہے اول تو ان کے عقیدے کے مطابق پندرھویں صدی کا وجود ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ چونکہ مرزا قادیانی نے چودھویں صدی کو آخری صدی اور خود کو آخری صدی کا آخری مجدد قرار دیا ہے۔ ایسی جاہلانہ بات ہے بالکل برعکس معاملہ ہے۔ یہ مولوی شور مچایا کرتے تھے کہ چودھویں صدی ختم نہیں ہوگی جب تک مہدی نہ آ جائے اور ہم کہتے تھے کہ رک کے دیکھ لو اس نے ختم ہونا ہی ہونا ہے یہ بحثیں تھیں ان کی، جھوٹے کی یادداشت نہیں ہوتی۔ اس قدر بے وقوف قوم ہے کہ جو احمدی کہتے تھے وہ اپنا موقف بنا لیا جو آپ کہا کرتے تھے وہ احمدیوں کا موقف بنا دیا۔ اور پھر اس الہام یا وحی کے برخلاف پندرھویں صدی آہی گئی نا۔ لو بولو اب۔ دیکھیں اس قدر بے ہودہ بکواس، جھوٹ، نہ عقل، نہ کوئی تک یہ حال ہو گیا ہے ان کی عقلوں کا، مخبوط الحواس ہو گئے ہیں لیکن پھر کہتے ہیں لیکن یاد رکھیں یہ جو صدی گزر رہی ہے یہ صدی قادیانیت کی موت ثابت ہوگی اور یہی ڈش انٹینا جس پر یہ اترا رہے ہیں یہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ کہتے ہیں، فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ مکہ مکرمہ سے اعلان ہو رہا ہے کہ بڑے فائدے پہنچا گیا ہے اگر ہم نے کچھ نہ کیا تو بہت لیٹ ہو جائے گا۔ کس کی بات آدمی مانے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ اتنا عظیم الشان روحانی فائدہ پہنچ رہا ہے تبلیغی، تربیتی اور ہر پہلو سے کہ اس کی آگ لگی ہوئی ہے ان کو جس کی وجہ سے طیش آ رہا ہے۔ جوابی کارروائی کے طور پر کچھ احمدی شہید کر دئے انہوں نے حال ہی میں کچھ عرصے میں چار پانچ بہت ہی دردناک شہادتیں ہوئی ہیں لیکن ان کا یہ پھل ہے بس۔ اور یہ ارادے لے کر نکلے ہیں کہ اس سال میں جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اس سال میں انہوں نے زیادہ قبریں اکھیڑی ہیں تو یہ کامیابی ہے؟ مردوں کی قبریں اکھیڑ کر، ان کو بے حرمت کرنے کی کوشش کرنا یہ بدبختی ہے تو جس کے حصے میں یہ رضائے باری تعالیٰ لکھی ہو کہ اتنی مسجدیں برباد کیں، اتنے آدمیوں کو قتل کیا، اتنے لوگوں کے مال لوٹے، اتنے لوگوں کو اس سزا میں کہ انہوں نے کہا تھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"، زدوکوب کیا، مارا پیٹا اور تھانوں میں لے کے گئے اور پھر مقدمے دائر کئے، پھر ہم نے ان کے اس اقرار پر کہ محمد رسول اللہ سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے الزام میں موت کی پھانسی کا پھندا دکھاتے ہوئے ان پر مقدمے درج کئے کہ یہ تمہارا انجام ہے اور کہو کہ محمد رسول اللہ سچے ہیں۔ کتنے احمدی ہیں جو پیچھے ہٹے؟ ایک بھی نہیں۔

ابھی حال ہی میں جو انور آباد میں شہادت ہوئی ہے وہ نوجوان تھا، مخلص سندھی اور اس کے گھر جا کر بھی، اس کے باہر بھی لوگوں کے سامنے ان کے ساتھیوں کو انہوں نے بار بار کہا کہ توبہ کر لو۔ پہلے تو کہا کہ

کلمہ سناؤ انہوں نے کلمہ سنایا، انہوں نے کہا یہ تو ہمارا کلمہ ہے۔ انہوں نے کہا تو ہمارا بھی تو یہی کلمہ ہے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کہا نہیں پھر دوسرا کلمہ یہ پڑھو کہ مرزا غلام احمد کو گندی گالیاں دو۔ انہوں نے کہا ہمیں سکھایا نہیں خدا نے۔ تم بدبختوں کے تھے میں تم پورا کرو مگر جو کلمہ خدا نے ہمیں سکھایا نہیں وہ ہم نہیں پڑھیں گے اور اس جرم میں ان کو گولی مار دی ہے۔ اب بتائیں آپ یہ کامیابیاں ہیں جن پر فخر کر رہے ہیں اس لئے سال کلیۃً ان کی نامرادیوں کا سال ہے۔

یہ وہ سال ہے جس میں جب سے میں نے ہجرت کی ہے عارضی طور پر، پہلی بار ہے کہ دس نئے ممالک احمدیت کی آغوش میں داخل ہوئے ہیں۔ بڑی لمبی فہرست ہے برکتوں کی لیکن وہ انشاء اللہ آئندہ جلسے پر میں پیش کروں گا۔

اب میں آخر پر آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اجتماعی جائزے بھی پیش ہوتے رہتے ہیں، ہونگے۔ سال میں جہاں بھی جوڑ ڈال لیں وہاں یہ جائزے پیش ہو سکتے ہیں انشاء اللہ۔ آئندہ سال میں وسط میں تقریباً جلسہ ہو۔ گے۔ پہ یہ میں تفصیل سے خوش خبریاں آپ کو سناؤں گا لیکن آخری یاد دہانی پھر یہی کراتا ہوں کہ جو ہر ذات کا اپنا محاسبہ ہے اس سے زیادہ بابرکت اور کوئی چیز نہیں ہے ہر احمدی جس تک یہ آواز پہنچتی ہے چند لمحے توقف کر کے ٹھہرے، اس غرض سے غور کرے کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا اور اس نیت سے غور کرے کہ یہ نہ ہو کہ مجھے زندگی کے آخر پر موت کے لمحوں میں یہ خیال آئے کہ کاش میں ہر سال یہی غور کرتا۔ وہ جو غور ہے وہ بالکل بے کار جاتا ہے جب زندگی کے سال اکٹھا مرتے ہیں تو پھر غور کا وقت نہیں رہتا۔ اب تو ایک ایک کر کے ہمارا سال مر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہر مرنے والا سال ہمارے اگلے سال کو زندہ کر کے مرے اس کے لئے موت کا پیش خیمہ بن کے نہ مرے۔ ان دعاؤں اور اس فکر کے ساتھ ہم اس سال کو الوداع کہتے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب اگلے سال میں داخل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ تمام عالمگیر جماعت کو یہ نیا سال مبارک فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

## اعلانات نکاح و تقریب شادی

(۱) ۲۴ر دسمبر کو مکرمہ عذرا صدیقی صاحبہ۔ بنت مکرم نورالدین احمد صدیقی صاحب صدر جماعت احمدیہ میرٹھ کی بمقام MEERUT JOTI PALACE تقریب شادی خانہ عمل میں آئی۔ جبکہ اعلان نکاح ۲۲ر اکتوبر ۹۴ء کو قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ہمراہ مکرم الیاس احمد اسلم ابن مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم قادیان -/۲۵۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا (اعانت بدر میں -/۵۱ روپے)

(۲) عزیزہ صادقہ مرزا صاحبہ OTTAWA (کینیڈا) کی بیٹی عزیزہ عنبر تسنیم مرزا کا نکاح عزیزم کریم الرحمٰن سنوری کے ہمراہ ۶ جنوری ۹۵ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا گیا۔ عزیز موصوف حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے پڑپوتے ہیں۔ اسی طرح عزیزہ عنبر تسنیم مرزا کے پڑدادا اور پڑنانا بھی صحابی تھے۔

(۳) عزیزہ پروین اختر بنت مکرم حاجی طالب حسین قمر صاحب ساکن بڈھانوں کا نکاح عزیزم مکرم محمد یونس صاحب ابن مکرم حاجی محمد زمان صاحب ساکن ارنال۔ راجوری پونچھ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر ۵.۲.۹۵ کو مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چار کوٹ نے (ارنال) میں پڑھا احباب سے رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر -/۱۰ روپے)

## ولادت

● ـــ مکرم شبیر احمد آف کٹیا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ر نومبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بیٹے کا نام "ہادی اکرم" تجویز کیا گیا ہے۔ موصوف -/۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

● ـــ مورخہ ۱۶ر جنوری کو مکرم ملک محمد مقبول طاہر صاحب آف قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "شکیل احمد طاہر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی، درازی عمر، نیک، صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے

## دعائے مغفرت

خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم عطاء الحفیظ ناصر ابن مکرم خواجہ عبدالحی صاحب ربوہ بعمر ۱۹ سال ۳۱ر دسمبر ۹۴ء کو ربوہ سے جڑانوالہ ویگن پر جا رہے تھے کہ جڑانوالہ کے قریب ویگن سامنے آنے والی بس سے ٹکرا گئی عزیزم موقعہ پر ہی وفات پا گئے اور عین جوانی میں خدائی تقدیر کے تحت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون عزیزم مرحوم کی تین ماہ قبل شادی ہوئی تھی اس المناک اور دردناک سانحہ سے خاکسار کے والدین بہنوں بھائیوں اور عزیز واقربا کو شدید صدمہ پہنچا ہے لیکن ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ ؎

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو"۔ احباب جماعت بالخصوص میرے والدین اور ہم سب بھائیوں بہنوں کیلئے اور سب عزیزان کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسکو صبر جمیل عطا فرمائے اور عزیزم مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور روح کو سکون عطا کرے اور ہم سبکو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قسم کے ابتلاؤں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

## وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر ۱۴۹۸۴:** ـــ میں میر عبدالوہاب ولد مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| (۱) زمین ناگرا دبند بستی ۵ کنال ۱۰ مرلے خشک | موجودہ قیمت | -/۶۰۵۰ روپے |
| (۲) مکان پختہ مع زمین و صحن ۱۲ مرلے | " | -/۴۹۰۰۰ " |
| (۳) زمین دعدر کھاہ باغ نونہال بے ثمر ایک کنال ۱۰ مرلے | " | -/۸۲۵۰ " |
| (۴) داکڑ باغ واقع آسنور ثمر دار ۲ کنال | " | -/۱۶۰۰۰ " |
| (۵) گھبہ پھر باغ ثمر دار واقع کوریل سوا بارہ مرلے | " | -/۴۹۰۰ " |
| (۶) گاؤ خانہ کچا | " | -/۶۰۰ " |
| میزان | | -/۹۰۲۰۰ " |

مندرجہ بالا غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز مذکورہ جائیداد غیر منقولہ کی آمد پر حسب قواعد چندہ حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرتا رہوں گا خاکسار اس وقت بطور ٹیچر سرکاری ملازمت کرتا ہے جس سے ماہوار مبلغ ساڑھے چار ہزار روپے بصورت تنخواہ آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| نعمت اللہ خان صدر جماعت آسنور | میر عبدالوہاب آسنور | عبدالحمید ٹاک امیر صوبائی کشمیر |

**وصیت نمبر ۱۴۹۷۹:** ـــ میں رخسانہ مسعود زوجہ مکرم مسعود احمد صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ

آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر -/۳۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی بالیاں دو جوڑی (۳) انگوٹھیاں ۳ عدد (۴) جھمکا ایک عدد (۵) نقری چوڑی ۲ عدد (۶) نقدی رقم جو خاوند کے پاس بطور قرضہ مکان میں خرچ ہوا ہے۔ -/۵۰۰۰۰ پچاس ہزار روپیہ۔ (۷) نقدی موجودہ رقم -/۱۵۰۰۰ روپے کل وزن طلائی زیورات تقریباً ۳ تولے موجودہ قیمت -/۱۲۰۰۰ روپے نقری زیورات کل قیمت -/۲۰۰ روپے۔

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میں سرکاری ملازمت بطور ٹیچر کرتی ہوں جس سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ملتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؁

گواہ شد　　　　الامتہ　　　　گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر　　رخسانہ مسعود آسنور　　مسعود احمد ڈار موصی
موصی　　　　　　　　　　　　آسنور

## وصیت نمبر ۱۴۹۸۰ :

میں عبد العزیز ڈار ولد مکرم محمد خلیل صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ زمین داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۵ء ساکن شورت ڈاکخانہ شورت ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

(۱) مکان دو کمروں پر مشتمل مع زمین وصحن واقع شورت قیمت -/۲۰۰۰۰ روپے (۲) دکان مع زمین قیمت -/۵۰۰۰ روپے (۳) زمین آبی اول ۷ کنال واقع شورت قیمت -/۱۰۰۰۰ روپے (۴) کٹھار حصہ ۱/۲ قیمت -/۱۰۰۰ روپے (۵) مویشی خانہ مع زمین حصہ ۱/۲ قیمت -/۱۰۰۰ روپے۔

خاکسار مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے۔ خاکسار کی آمدنی کا ذریعہ زراعت اور دکانداری ہے۔ جس سے سالانہ آمد اوسطاً بعد فیسائی اخراجات مبلغ ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ خاکسار جائیداد کی آمد پر بشرح ۱/۱۰ حصہ آمد ادا کرتا رہے گا۔ انشاءاللہ۔ خاکسار معلم وقف جدید کے طور پر کام کر رہا ہے ماہوار بالمقطہ -/۴۰۰ روپیہ ملتے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اگر خاکسار نے کبھی کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ خاکسار کی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؁

گواہ شد　　　　العبد　　　　گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر　　عبد العزیز ڈار شورت　　عبد الرشید ضیاء
موصی قادیان　　　　　　　　　　　　مبلغ سلسلہ دہلی

## وصیت نمبر ۱۴۹۸۱ :

میں حبیب الرحمٰن ولد مکرم کرم الدین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ زمین داری عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت ۵۷ء ساکن کاشیرہ ڈاکخانہ کپواڑہ ضلع کپواڑہ صوبہ کشمیر۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) اراضی ملکیتی خشکی ۲۳ کنال قیمت -/۴۶۰۰۰ روپے (۲) مکان ایک عدد لکڑی کا قیمت -/۵۰۰۰ روپے (۳) دو عدد بھینس قیمت -/۱۲۰۰۰ روپے کل میزان -/۶۳۰۰۰ روپے

اسکے علاوہ میں بطور عارضی معلم وقف جدید قادیان ہچہ مرگ کشمیر میں کام کر رہا ہوں اور دفتر ھذا سے مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے بالمقطہ وظیفہ ملتا ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اراضی ملکیتی ۲۳ کنال سے سالانہ آمد جو بھی ہوگی اس کا حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد　　　　العبد　　　　گواہ شد
تاجدین صدر جماعت ہچہ مرگ کشمیر　　حبیب الرحمٰن ہچہ مرگ کشمیر　　میاں گل بڈھانہ ہچہ مرگ کشمیر

## وصیت نمبر ۱۴۹۸۲ :

میں سعید احمد خاں ولد مکرم مصطفےٰ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ٹیچر ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ بردر ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج ہے۔ (۱) ایک عدد کچا مکان کے ۱/۳ حصہ میں سے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں جسکی قیمت ۱/۳ حصہ کی -/۲۵۰۰ روپے ۱/۵ حصہ کی -/۵۰۰ روپے (۲) ایک عدد مویشی خانہ میں سے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں جسکی قیمت -/۱۲۰۰ روپے ہے ۱/۵ حصہ کا -/۲۴۰ روپیہ (۳) زرعی زمین کل ۷/۱۲ بیگھ میں سے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں جسکی قیمت -/۴۰۰۰ روپیہ فی بیگھ ہے کل قیمت -/۶۰۰۰ روپے (۴) خریدا ہوا پلاٹ ۶۰×۳۰ جسکی خرید قیمت -/۲۲۰۰ روپے اور موجودہ قیمت -/۵۰۰۰ روپیہ ہے کل میزان موجودہ جائیداد کی قیمت -/۱۱۷۴۰ روپے۔ اس کے علاوہ خاکسار دھولپور راجستھان میں سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے جس سے ماہانہ آمد -/۴۵۰۰ روپئیہ ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہوں گا ۱/۲ ۱ بیگھ زمین کی سالانہ آمد -/۱۵۰۰ روپیہ ہے چونکہ خاکسار خود کھیتی نہیں کرتا ہے بلکہ بٹائی وغیرہ پر کراتا ہے کھیتی کی آمد -/۱۵۰۰ روپیہ کا سالانہ ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد　　　　العبد　　　　گواہ شد
عزیز احمد خاں　　سعید احمد خاں　　سفیر احمد شمیم نگران
صدر جماعت صالح نگر　　صالح نگر　　اعلیٰ یوپی

## وصیت نمبر ۱۴۹۸۳ :

میں شفقت سلطانہ زوجہ مکرم سعید احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت ٹیچر عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ بردر ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۹۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج ہے۔

(۱) طلائی زیور ۴ عدد چوڑی وزن دو تولہ قیمت -/۱۰۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد چین مع پینڈل ایک تولہ قیمت -/۵۰۰۰ روپئیہ۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

# قادیان میں رمضان المبارک کے پر مسرت روحانی لیل و نہار

## عید الفطر کی مبارک تقریب اور مہمانان کرام کی ضیافت

رپورٹ: حافظ مخدوم شریف متعلم مدرسہ احمدیہ

الحمد للہ کہ قادیان دارالامان میں ماہ صیام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دوران ماہ قادیان محلہ احمدیہ میں عجیب روحانی ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ خدام رات ۴ بجے سے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھتے ہوئے لوگوں کو سحری کے لئے جگاتے رہے۔

**حضور ایدہ اللہ کا درس القرآن و دعا:۔** گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی حضور ایدہ اللہ نے درس القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ درس سوائے جمعہ کے روزانہ ڈیڑھ یا دو گھنٹے پر مشتمل تھا جو لندن وقت کے مطابق ۳۰-۱۱ بجے اور ہندوستانی وقت کے مطابق ۵ بجے سٹیلائٹ کے ذریعہ ایم۔ ٹی۔ اے پر نشر ہوتا رہا۔ جمعہ کے دن حضور ایدہ اللہ صرف خطبہ جمعہ دیتے تھے۔ قادیان کی مرکزی مساجد، مسجد مبارک، واقصیٰ اور ناصر آباد میں درس القرآن و خطبہ جمعہ کے دکھانے کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ بجلی جانے کی صورت میں جنریٹر کے ذریعہ دکھایا جاتا رہا۔ ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درس القرآن کی اختتامی دعا کروائی۔ تمام اہالیان قادیان نے انتہائی ذوق و شوق سے درس القرآن سنا اور اس سے استفادہ کیا۔

**درس الحدیث:۔** امسال ۲۰ رمضان تک مستورات کے لئے نماز فجر کا انتظام مسجد مبارک میں اور مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں کیا گیا تھا جس کی وجہ سے صرف مسجد اقصیٰ میں درس الحدیث دیا جاتا رہا جس کو سننے کا انتظام مسجد مبارک میں بھی کیا گیا تھا۔ آخری عشرہ میں مردوں کے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کے سبب ۲۱ رمضان سے مسجد مبارک میں بھی مردوں کے لئے نماز فجر اور درس دیئے جانے کا انتظام کر دیا گیا۔ اسی طرح مسجد ناصر آباد میں بھی درس الحدیث دیا گیا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مسجد مبارک:۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ ۲۱ رمضان تا آخر

مسجد اقصیٰ:۔ محترم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر۔ یکم رمضان تا ۷ رمضان

" " :۔ محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب ۸ رمضان تا ۱۵ رمضان

" " :۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ۱۶ رمضان تا ۲۲ رمضان

" " :۔ محترم مولوی عنایت اللہ صاحب ۲۳ رمضان تا آخر رمضان

مسجد ناصر آباد:۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور یکم رمضان تا ۷ رمضان

" " :۔ مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ ۸ رمضان تا ۱۵ رمضان

" " :۔ مکرم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب ۱۶ ر " تا ۲۲ رمضان

" " :۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ۲۳ ر " تا آخر رمضان

**نماز تراویح:۔** ہرسہ مرکزی مساجد میں بعد نماز عشاء حفاظ کرام نے نماز تراویح پڑھائی اور قرآن کا دور مکمل کیا۔

مسجد مبارک:۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی اور مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب

مسجد اقصیٰ:۔ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب اور خاکسار حافظ مخدوم شریف

مسجد ناصر آباد:۔ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر اور مکرم حافظ سید رسول صاحب نیاز

**پروگرام افطاری:۔** حلقہ مسجد مبارک کی طرف سے مورخہ ۱۷/۲/۹۵ کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں افطاری کا پروگرام ہوا۔ حلقہ ناصر آباد کی طرف سے مورخہ ۲۸/۲/۹۵ کو ایوان خدمت میں افطار پارٹی ہوئی۔ مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن کی جانب سے مورخہ ۱۸/۲/۹۵ کو بیت النصرت لائبریری میں تمام خدام کی افطاری کروائی گئی۔ مورخہ ۲۴/۲/۹۵ کو اطفال الاحمدیہ قادیان کی طرف سے جملہ معتکفین و معتکفات اور جملہ درویشان کی افطاری کرائی گئی۔

حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایک ARMADA جیپ خریدی ہے اس خوشی میں خدام الاحمدیہ بھارت نے دعائیہ تقریب میں افطار پارٹی کا انتظام کیا۔

**اعتکاف:۔** سنت رسول وارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں امسال بھی ہرسہ مرکزی مساجد میں احباب و خواتین کو اعتکاف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام معتکفین و معتکفات کی عبادات و دعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشے۔

| نام مسجد | تعداد معتکفین | و معتکفات |
|---|---|---|
| مسجد مبارک | ۲۶ | - |
| مسجد اقصیٰ | ۲۵ | ۱۹ |
| مسجد ناصر آباد | ۷ | - |

**عید الفطر:۔** ۲ مارچ کو عید کا چاند نظر آنے پر منارۃ المسیح سے اس کا اعلان ہوا۔ اور اطفال نے گلی محلوں میں پھر کر دعائیہ کلمات اور اسلامی نعروں سے خوشی کا اظہار کیا ۳ مارچ کو عید الفطر کی پر مسرت اور مبارک تقریب اسلامی روایات کے مطابق انتہائی وقار کے ساتھ منائی گئی جس میں قادیان کے تمام احمدی احباب و خواتین اور بچوں کے علاوہ مضافات سے آئے ہوئے۔ غیر از جماعت مسلمان بھائی بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے۔ محلہ احمدیہ لوگوں کی چہل پہل سے بارونق تھا۔ حسب سابق اس مرتبہ بھی نماز عید کی ادائیگی کا انتظام مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں کیا گیا تھا۔ حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے نماز عید کا دوگانہ پڑھایا۔ نماز عید کے بعد موصوف نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا اور عید کی مبارک باد دی۔ حسب سابق امسال بھی مضافات سے آنے والے جملہ مہمانان کرام کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ میں کھانا کھلایا گیا۔ تیاری و تقسیم طعام کے سلسلہ میں عملہ لنگر خانہ اور خدام نے مخلصانہ تعاون دیا۔ اسی طرح مکرم عبد الحمید صاحب آف لندن کی جانب سے تمام اہالیان قادیان کو کھانا کھلایا گیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

بقیہ صفحہ ۳ **خلاصہ درس القرآن:۔** اشیاء کو اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور خدا نے ان میں سے کتنی چیزوں کو تورات میں بیان فرمایا ہے اور کتنی چیزوں کو خدائی تائید ملی تھی اگر خدائی تائید ملی تو گویا اللہ کی طرف سے ان کے دل میں تحریک ڈالی گئی تھی اور انہوں نے خدا کے ایماء پر ان چیزوں کو حرام قرار دیا تھا۔ اور کیا موسیٰؑ پر ان اشیاء سے زائد اور کچھ حرام قرار دیں گئیں ہیں یا نہیں یا ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید فرمایا کہ تورات کو موسیٰؑ کی طرف منسوب نہیں کیا ہے یہ جو خدا کی خاموشی ہے کسی حکمت سے خارج نہیں ہے۔ موسیٰؑ کے ساتھ الواح کا ذکر ملتا ہے اور وہ بھی لکھے ہوئے یہ نقل بسمان رب سے ثابت ہے کہ لکھے لکھائے الواح آسمان سے سیدھے نہیں اتارے جاتے لازماً وہ الواح پہلے کی ہیں۔ اب یہ تحقیق کرنے کی ضرورت ہے دنیا بھر کے احمدی جنکو توفیق ہو وہ تحقیق کریں کہ آیا تورات کس زمانہ سے نازل ہونا شروع ہوئی اور اس کا پتہ صرف تورات سے ناممکن ہے۔ ہاں بعض اشارے مل سکتے ہیں۔ آخر میں فرمایا کہ مختصر یہ کہ تورات کے نزول کی تحقیق اور یہود پر کی جانے والی حرام اشیاء کی تحقیق کی جانی چاہیئے۔ (باقی)

(مرسلہ: مکرم شیخ محمد علی صاحب و سید رسول نیاز قادیان)


طالبانِ دعا:۔

AUTO TRADERS

آٹو ٹریڈرز

۱۶ بیٹنگ لین کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

FOR

DOLOO SUPREME

CTC TEA IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES

Contact:- TAAS & CO

P-48, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

PHONES:- 263287, 279302.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ ناظم آباد

کراچی فون ۶۲۹۴۸۲

# ۸ کلو وزنی رسولی

۱۱ جنوری کو احمدیہ شفاخانہ قادیان میں محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کے کامیاب اپریشن کے بعد ایک خاتون بعمر ۲۶ سال کی دائیں OVARY سے ۸ کلو وزنی 12×10 انچ کی رسولی نکالی۔ اپریشن میں ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اور دوسرے STOFF نے بھی حصہ لیا۔ عورت کا کل وزن ۴۸ کلو رہ گیا۔ دس دن کے علاج کے بعد مریضہ اب صحت یاب ہے۔ ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر صاحب نے گھانا میں اس قسم کے اپریشن سے ۱۰ کلو وزنی رسولی نکالی تھی۔

اس وقت احمدیہ شفاخانہ میں ڈاکٹری معائنہ کے علاوہ لیبارٹری ٹیسٹ، خون، پیشاب، کالچر، ایکسرے E.C.G کی سہولت حاصل ہے۔ زچگی کے چھوٹے بڑے اپریشن کے علاوہ ہرنیا۔ بواسیر۔ پتہ کی پتھری کے اپریشن بھی ہوتے ہیں 62 KV کے جنریٹر اور داخلہ ہونے کی بھی سہولت حاصل ہے۔ قادیان اور گرد و نواح سے بیسیوں لوگ روزانہ علاج کے لئے آ رہے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے فروری ۱۹۷۲ء میں M.B.B.S پاس کیا پھر ہاؤس جاب P&T HOSPITAL میں کچھ عرصہ کاموں میں مشغول رہے پھر C.S.I.R (COUNCIL OF SCIENTIFIC AND INDUSTRIAL RESEARCH) کی سینئر ریسرچ فیلوشپ میں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد ۱۹۷۵ء میں C.R.P.F (CENTRAL RESERVE POLICE FORCE) میں ڈی۔ ایس۔ پی میڈیکل بنے اور ترونندرم میں تقرری ہوئی اسی دوران ہفت روزہ بدر میں نصرت جہاں سکیم کے تحت ہندوستان کے ڈاکٹروں کو وقف کی تحریک کا اعلان پڑھا اس پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کی پیشکش قبول فرمائی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے جون ۱۹۷۷ء میں سرکاری نوکری سے استعفیٰ دے دیا اور نصرت جہاں کے تحت گھانا جانے والے آپ ہندوستان کے پہلے ڈاکٹر ہیں ساڑھے تیرہ سال وہاں خدمت سرانجام دی اب قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق آپ ۱۹۹۱ء سے خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور یکم مارچ ۱۹۹۱ء سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف بلا لحاظ مذہب و ملت احمدیہ شفاخانہ میں بنی نوع انسان کی عظیم خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

گذشتہ چار سال میں ڈاکٹر صاحب احمدیہ شفاخانہ کے O.P.D میں تقریباً ایک لاکھ مریض کا علاج کر چکے ہیں۔ تقریباً ۱۴۰۰ مریضوں کو داخل کر کے علاج کیا گیا ہے۔ تقریباً ۵۰۰ چھوٹے بڑے اپریشن کئے گئے اور ۱۵۰ زچگی کے CASE کئے گئے ہیں۔

منقولات

# اہانت رسولؐ کے الزام میں ایک اور عیسائی پاکستان میں گرفتار

"۲۸ فروری اسلام کی بے حرمتی کرنے والے دو عیسائیوں کو رہائی ملنے کے چند روز بعد ہی مزید ایک عیسائی اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا یہ واقعہ پنجاب کے سمندری کے مقام پر پیش آیا اس کا نام انور جوجی مسیح بتایا گیا ہے اس نے کہا ہے کہ مسلمان بے شرم ہیں اور پیغمبر محمدؐ کا انتقال ہو چکا ہے۔ جبکہ ہمارے پیغمبر اب بھی آسمان پر زندہ ہیں۔ سمندری کے باشندوں نے آئندہ ۸ مارچ کو عدالت کے گھیراؤ کا اعلان کیا ہے جس دن سے عدالت میں پیش کیا جائیگا۔"

(آزاد ہند کلکتہ یکم مارچ ۱۹۹۵ء)

• کیا فرماتے ہیں علماء دین بیچ کہ آج تک جماعت احمدیہ اعلان کر رہی تھی کہ ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

لیکن آج عیسائیوں پر اہانت رسول کا مقدمہ چلا تا گویا غیرت بھڑکی ہے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے تو اعلان عام فرمایا تھا کہ عیسیٰ کو مرنے دو اسی میں حیات اسلام ہے لیکن عوام مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے علماء نے کفر کی مشین گن سے فائر کر کے فتویٰ صادر فرمایا کہ قادیانی لوگ کافر ہیں یہ توہین مسیح کر رہے ہیں پس چاہیئے تو یہ کہ پہلے ان تمام علماء کو زیر توہین رسالت... دفعہ کے تحت لایا جائے جو عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے کے قائل ہیں۔

(مرسلہ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ)

# فرقہ واریت کا جِنّ

فرقہ واریت کا جن ہے ہر کہ و مہ پر سوار
کر دیا ہے دامن ملت کو جس نے تار تار
نفرتوں کا زہر ہر اک کی رگوں میں ہے رواں
بر سر پیکار ہیں احزاب سب دیوانہ وار
آج گر صید کلاشنکوف ہے اہل تشیع
دوسرے دن ایک سنی کر دیا جاتا ہے پار
"نیست ہمچو دیگرے" مسلک یہ ہر فرقے کا ہے
آج ہے معراج پر کافر گری کا کاروبار
کس طرح ممکن ہے باہم اتحاد و اتفاق
جب نہیں ہے کلمہ توحید ایماں کا مدار
سرور کونینؐ کے ارشاد سے ہو انحراف؟
اس پہ خوش فہمی کہ ہوں گے ہم جہاں میں کامگار؟
پھینک کر یوسف کو چاہ میں مطمئن سب ہو گئے
یہ نہ سوچا ایک دن ہونا پڑے گا شرمسار
فرقہ واریت کے جن کو قابو کرنے کے لئے
شور ہے چاروں طرف لیکن نہیں کچھ اختیار
یہ سزا ہے کلمہ توحید کی توہین کی
ہر طرف ہے نامرادی ہر طرف ہے انتشار
فرقہ واریت کا جن ہے یوں مسلط قوم پر
آہنی پنجوں سے اس کے اب نہیں ممکن فرار
ہو گئی مقہور ملت اپنے ہی اعمال سے
جب بہتر نے دکھایا شیوہ اصحاب نار
سب نے مل کر جبکہ بوتل سے نکالا ہے یہ جن
کس طرح ممکن ہے ملت کے نصیبوں میں قرار
اب تو خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا دوستو!
مٹ نہیں سکتے تمہارے اختلاف و انتشار
حضرت سلماں کی مانو تو پاؤ گے نجات
اپنا رشتہ مہدی برحق سے کر لو استوار

(چودھری شبیر احمد ربوہ)

بقیہ وصایا۔ ۳۔ دو عدد انگوٹھی ۱/۴ ۳ تولہ قیمت ۲۷۵۰/- روپے (۴) ایک عدد دستھ ۱/۲ تولہ قیمت ۱۲۵۰/- روپیہ کل وزن چار تولہ قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ۔ زیور نقرئی (۵) پائیل ۳ جوڑی ۱۲ تولہ قیمت فی تولہ ۷/- روپیہ کل قیمت مبلغ ۸۴/- روپیہ (۶) اس کے علاوہ خاکسار کا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے جو وصول ہے (۷) اس کے علاوہ خاکسار ضلع دھولپور راجستھان میں سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے جس سے ماہانہ آمد ۲۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی (۸) میرے خاوند کی ماہانہ آمد مبلغ ۴۵۰/- روپیہ ہے وہ بھی دھولپور راجستھان میں ٹیچر ہیں میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ عزیز احمد خاں۔ العبدہ۔ شفقت سلطانہ صالح نگر۔ گواہ سفیر احمد شمیم نگران اعلیٰ یوپی صدر جماعت صالح نگر

# साप्ताहिक 'बद्र'

## क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम ख़ान
क़ुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

हिन्दी भाग | वर्ष 2 | 23 फरवरी 9 मार्च 1995 | अंक : 8-9-10


क़ुर्आन शरीफ़

## "अल्लाह के लिए संयम धारण करो"

"हे मोमिनों ! अल्लाह के लिए संयम धारण करो और सीधी-साधी (अर्थात् सच्ची) बात कहा करो। (यदि तुम ऐसा करोगे) तो अल्लाह तुम्हारे कर्मों को ठीक कर देगा और तुम्हारे दोष क्षमा कर देगा तथा जो व्यक्ति अल्लाह और उसके रसूल की आज्ञा का पालन करे वह महान् सफलता पा लेता है।"

(अल् अहज़ाब 71-72)

हदीस शरीफ़

## "मुहताज व निर्धन को भोजन कराओ"

(पवित्र कथन हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहिवसल्लम)

"हे लोगो ! एक दूसरे को सलाम कहने का चलन जारी करो। मुहताज व निर्धन को भोजन कराओ। रिश्तेदारों से मेल-मिलाप रखो और उस समय नमाज पढ़ो जब लोग सोए हुए हों। यदि तुम ऐसा करोगे तो बड़ी शान्ति के साथ स्वर्ग में प्रवेश करोगे।"

(तिर्मिज़ी शरीफ़)

## "हमें समस्त मानव जाति का कल्याण करना चाहिए।"

पवित्र फ़र्मान हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद क़ादियानी अलैहिस्सलाम

"विश्व की समस्त मानव जातियां वायु, जल, अग्नि और भूमि तथा अन्य विविध उन सब पदार्थों से - जिनको परमेश्वर ने उत्पन्न किया है - एक सा ही लाभ उठाती हैं। समस्त मानव वृन्द भूमिज पदार्थों को उपयोग में लाते हैं। सभी पुरुष पृथ्वी से उत्पन्न हुए अन्न, वनस्पति, औषधि और पुष्प एवं फलादि से लाभान्वित होते हैं। ईश्वर के यह वदान्यपूर्ण कार्य हमें इस बात की शिक्षा देते हैं कि हमें भी समस्त मानव जाति का कल्याण करना चाहिए, और हमें किसी भी प्रकार की क्षुद्र हृदयता अथवा अनुदान एवं संकीर्ण मनोवृत्ति को अपने भीतर कोई स्थान न देना चाहिए।

(पैग़ामे सुलह)

★ 1995 ई० के साल में एक ऐतिहासिक यादगार के तौर पर सदैव याद रखा जाएगा।

ठीक इसी प्रकार आज से पूरे एक सौ साल पहले 1895 ई० में भाषा विज्ञान के संसार में हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब अलैहिस्सलाम ने एक नयी खोज दुनियां के सामने पेश करते हुए अरबी भाषा को भाषाओं की माँ तथा ख़ुदा की ओर से मानव जाति को दी जाने वाली प्रथम भाषा के रूप में सिद्ध किया था। आपने फ़र्माया था कि चूंकि अरबी भाषाओं की माँ और ख़ुदा की ओर से प्रदान की गयी भाषा है इस लिए अल्लाह ने अपनी अन्तिम तथा हर प्रकार से सम्पूर्ण शरीअत (संविधान) क़ुर्आन शरीफ़ को अरबी भाषा में भेजा है। आपने अपनी यह महान् क्रान्तिकारी खोज 1895 ई० में अपनी किताब 'मिननुर्रहमान' द्वारा संसार के समक्ष पेश फ़र्मायी। इस किताब में आपने अत्यन्त ठोस प्रमाणों द्वारा उन लोगों के मुंह बन्द कर दिए हैं जो संस्कृत या अन्य दूसरी भाषाओं को 'भाषाओं की माँ' साबित करने का नाकाम प्रयत्न कर रहे थे। हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम की इस खोज को विस्तारपूर्वक पेश करने का सौभाग्य आपके ★

## भाषाओं की माँ तथा माँ की भाषा।

अल्हम्दो लिल्लाह कि इस साल के प्रारम्भ से ही मुस्लिम टेलीविज़न अहमदिय्या पर हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद विश्वव्यापी जमाअत अहमदिय्या के वर्तमान ख़लीफ़ा की खास निगरानी में भाषाएं सिखाने का प्रोग्राम आरम्भ हो चुका है। भाषाएं सिखाने के लिए हुज़ूर अनवर ने एक नया और अछूता तरीका अविष्कार करके भाषाओं की दुनियां में एक इन्केलाब (क्रान्ति) पैदा कर दिया है। इस बारे में हुज़ूर अनवर ने जो थ्योरी व्यक्त की है उसके द्वारा किसी भाषा के सिखाने के लिए किसी दूसरी भाषा के सहारे की आवश्यकता नहीं क्योंकि हुज़ूर के मुताबिक भाषाएं सिखाने का यह एक बनावटी तरीका है वास्तविक तथा नेचुरल तरीका वह है जिस तरह माँ अपने बच्चे को बोलना सिखाती है क्योंकि माँ अपने बच्चे को अपनी भाषा सिखाने के लिए किसी और भाषा का सहारा नहीं लेती बल्कि वह वस्तुओं के नाम और बोलने का ढंग बच्चे को क़ुदरती (नेचुरल) तौर पर और आवश्यकता अनुसार बार-बार इसी तरह बतलाती है कि बच्चा अपने दिमाग (बुद्धि) पर बोझ डाले बिना बार-बार की दोहराई से उसे सीख जाता है और यही तरीका है जिस से हज़रत आदम को भाषा सिखलाई गई जैसा कि क़ुर्आन शरीफ़ में अल्लाह तआला फ़र्माता है कि अल्लाह ने आदम को सब के सब नाम सिखलाए।

अतः यह थ्योरी हुज़ूर अनवर ने जमाअत अहमदिय्या के स्कालरों और विद्वानों के समक्ष व्यक्त करके इसके अनुसार मुस्लिम टेलीविज़न अहमदिय्या के माध्यम से भाषाएं सिखाने की एक क्लास जारी करने को कहा परन्तु स्कालर्स भी हुज़ूर की इस बात से सोच में पड़ गए कि भला इस तरीके से भाषाएं किस प्रकार सिखाई जा सकती हैं। अन्ततः हुज़ूर अनवर ने इस आश्चर्यजनक महान् क्रान्तिकारी काम को अपने हाथ में लिया और फिर एक अफ्रीकी एक अरबी एक योरोपीय एक चीनी तथा एक बंगलादेशी व्यक्ति को साथ लेकर उर्दू सिखाना प्रारम्भ किया। हुज़ूर आधा घण्टे की इस क्लास में सिर्फ़ उर्दू में बात करते हैं। अनेक वस्तुएं सामने रख कर उर्दू में उनके नाम उन्हें बतलाते हैं तथा हरकतों के द्वारा जो भाषा सीखने वालों से ही करवाई जाती हैं उदाहरणतः चलना, बैठना, उठना, बात करना, चुप रहना इत्यादि के बाद उन्हें इन हरकतों के अनुसार उर्दू शब्द तथा वाक्य बताए जाते है और वह वस्तुओं को बार बार देखकर और बार-बार की अपनी हरकतों के द्वारा बड़ी आयु के होने के बावजूद भी जल्दी जल्दी उर्दू भाषा सीख रहे हैं। हुज़ूर अनवर एक-एक शब्द तथा वाक्य को कई-कई बार दोहरा कर उन के मस्तिष्क में बिठाते हैं और यदि इसके उपरान्त भी कोई व्यक्ति उलझन व कठिनाई महसूस करे तो यही फ़र्माते हैं कि अपने मस्तिष्क पर कदापि बोझ न दो अपने आप बात समझ में आने लगेगी। बहुत ही आश्चर्य की बात हैं कि कुछ दिनों की क्लासों से ही इन लोगों ने उर्दू बोलना प्रारम्भ कर दिया है।

हुज़ूर अनवर का प्रोग्राम यह है कि जिस प्रकार हुज़ूर उर्दू न जानने वालों को उर्दू सिखा रहे हैं इसी प्रकार इन्टरनैशनल मुस्लिम टेलीविज़न अहमदिय्या की भाषाओं की दूसरी फ्रीक्वेंसीज के द्वारा उर्दू की तरह दूसरी भाषाएं भी सिखाई जाएं। इस प्रकार एक ही समय में कई भाषाएं सिखाई जा सकती हैं इस समय आठ भाषाएं सिखाई जा सकती हैं। हुज़ूर अनवर ने यह तरीका अविष्कार करके और इस पर काम करके भाषा विज्ञान के संसार में एक ऐसा आश्चर्यजनक इनकेलाब (क्रान्ति) पैदा फ़र्माया है जो ★

## कूबे (जापान) में अहमदिय्या रिलीफ कैंप तथा दिन रात लंगर खाना की सेवा जारी।

लन्दन : 6 फरवरी (मुस्लिम टेलीविजन अहमदिय्या) जापान में आए भूकंम्प से पिछले दिनों कूबे शहर बुरी प्रकार तबाह व बरबाद हुआ। वहां इस समय जमाअत अहमदिय्या की ओर से बहुत बड़े पैमाने पर रिलीफ का कार्य जारी है। वहां पर कायम अहमदिय्या रिलीफ कैंप के मेम्बर दुःख के मारे इन्सानों की दिन रात सेवा कर रहे है। जमाअत अहमदिय्या के वर्तमान ख़लीफ़ा के ख़ास निर्देशों के अनुसार कूबे शहर में जमाअत अहमदिय्या के रिलीफ कैंप में हज़ारों दुखी और बे घरलोगों को मुफ्त खाना खिलाया जा रहा है। अहमदी नौजवानों की इस हमदर्दी और सेवा को बहुत सराहा जा रहा है। जापान के समाचार पत्रों रेडियो और टी०वी० पर भी अहमदिय्या रिलीफ कैंप की सेवाओं को सराहा जा रहा है। याद रहे कि इस समय जमाअत अहमदिय्या के नौजवान सेवक बोसनिया, सीरालोन तथा कूबे में ख़ास सेवा का कार्य कर रहे हैं। कूबे का यह भूकम्प 17 जनवरी को आया था जिस से इस शहर के बीस प्रतिशत लोग बेघर हो गए हैं। कूबे जापान का दूसरा बड़ा बन्दरगाही शहर है जिसकी आबादी लगभग 15 लाख है। पांच हज़ार से अधिक व्यक्तियों के मरने की सूचना है जबकि शेष बेघर लोग बहुत दुख के दिन व्यतीत कर रहे हैं। बहुत से ज़ख्मी और भूखे लोग गन्दा पानी पीने पर मजबूर हैं। और गन्दगी, भूखमरी, मौत, चीख़ व पुकार के दिल दहला देने वाले दृश्य हैं। अब तक के सरकारी रिकार्ड के अनुसार एक लाख दस हज़ार सात सौ तिरसठ मकान गिर कर तबाह हो गए है। 17 जनवरी के बाद से अब तक एक हज़ार से भी अधिक भूकम्प के झटके यहाँ आए हैं। जापान का यह भूकम्प पिछले दस वर्षों में दुनियां का पांचवा सब से बड़ा भूकम्प हैं।

---

★ ★ही एक अनुयायी शेख़ मुहम्मद अहमद मज़हर साहिब को मिला जिन्होंने सालों साल की मेहनत व कोशिश से दुनियां की विख्याति भाषाओं, संस्कृत, अंग्रेज़ी, लातीनी, जर्मनी, फ्रान्सीसी, चीनी, फारसी, तथा हिन्दी के शब्दों की तह तक उतर कर विस्तार पूर्वक तथा ठोस प्रमाणों द्वारा इसकी पुष्टि की है आपने हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद अलैहिस्सलाम के द्वारा प्रस्तुत इस रहस्यमय फ़ार्मूले (खोज) की सहायता से उपरोक्त भाषाओं के तीस हज़ार शब्दों के बारे में यह सिद्ध कर दिया है कि ये शब्द अरबी भाषा से निकले हैं।

हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब ने अपने ख़ुत्बा जुमआ, 11 मार्च, 1994 ई० में फ़र्माया था कि यह ज़माना जिसमें से हम गुज़र रहे हैं यह हज़रत मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम के ज़माने से अत्यधिक समानता रखता है अतः अब तक अनेक समानताएं प्रकट हो चुकी हैं। और आज फिर 1995 में यह अत्यन्त आश्चर्यजनक समानता प्रकट हुई है कि अगर 1895 में हज़रत मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम ने मात्र भाषा का ज्ञान अर्थात् भाषाओं की माँ की खोज फ़र्माई तो आज 1995 में आपके ही उत्तराधिकारी जमाअत अहमदिय्या के वर्तमान ख़लीफा को एक आध्यात्मिक मां के रुप में माँ की तरह क़ुदरती (नेचुरल) तौर पर भाषाएं सिखाने का श्रेय प्राप्त हुआ।

हे बुद्धिमानों ! क्या यह महत्वपूर्ण महान् आकाशीय संकेत अहमदिय्यत की सच्चाई के लिए पर्याप्त नहीं ? !

(मुनीर अहमद ख़ादिम)

## नैपाल भूटान तथा सिक्किम के मेहमानों के साथ एक समारोह।

क़ादियान : 28 दिसम्बर, जलसा सालाना क़ादियान के अन्तिम दिवस को दोपहर के समय नैपाल, भूटान व सिक्किम से आये हुए मेहमान के साथ एक समारोह दफतर तहरीक-ए-जदीद की ओर से मेहमान खाना में आयोजित किया गया। 65 मेहमानों के अतिरिक्त समस्त अन्जुमनों के निगरान भी इस समारोह में शामिल हुए। मोहतरम साहिबज़ादा मिर्ज़ा वसीम अहमद साहिब नाज़िर आला इस समारोह के मुख्य अतिथि थे तथा मोहतरम मौलाना दोस्त मुहम्मद साहिब शाहिद व जनाब हाफ़िज़ मुज़फ्फर अहमद साहिब भी उपस्थित थे। इनके अतिरिक्त तहरीके जदीद के मुबल्लिग़ीन व मुअल्लिमीन भी सम्मिलित हुए।

तिलावते क़ुर्आन शरीफ़ व नज़्म के बाद जनाब मुनीर अहमद साहिब हाफ़िज़ाबादी वकीलुल आला तहरीक-ए-जदीद ने अपने संक्षिप्त भाषण में समस्त मेहमानों का स्वागत करते हुए उनके इस समारोह में पधारने का शुक्रिया अदा किया तथा नैपाल, भूटान व सिक्किम में तहरीक-ए-जदीद के मातहत मुबल्लिग़ीन व मुअल्लिमीन के द्वारा जो इस्लाम की तब्लीग़ (प्रचार) हो रही है उसका संक्षिप्त वर्णन किया इसके बाद जनाब मौलाना मुज़फ्फ़र अहमद ज़फ़र ने समारोह को संबोधित किया। अन्त में मोहतरम साहिबज़ादा साहिब ने अपने लेक्चर में तब्लीग़ के विषय पर प्रकाश डाला आख़िर पर चाय पार्टी का भी आयोजन किया गया।

---

## लाइब्रेरियों के पते चाहिएं।

अमीर व सदर साहिबान व मुबल्लिग़ीन किराम से निवेदन है कि वह अपने अपने क्षेत्र में जायज़ा लेकर कालेजों व पब्लिक लाईब्रेरियों के पते भिजवाएं ताकि उनके नाम पर अख़बार बद्र जारी करवाया जा सके। अमरीका के एक अहमदी दोस्त की ख्वाहिश है कि उनके ख़र्च पर लाईब्रेरी के नाम अख़बार बद्र जारी करवाए जाएं।

नोट :- इस बात का ध्यान रहे कि उन्ही लाईब्रेरियों के पते भिजवाएं जहां लोग उर्दू, हिन्दी से अच्छी तरह लाभ उठा सकते हों।

मैनेजर अख़बार बद्र क़ादियान)

---

## आगरा के S.S.P. तथा फतेहपुर सीकरी के M.L.A. की सेवा में इस्लामी किताबों का तोहफ़ा।

जनाब अक़ील अहमद साहिब सहारनपुरी मुअल्लिम सांधन लिखते हैं कि माह जनवरी में जनाब बदन सिंह जी M.L.A. फतेहपुर सीकरी, जनाब रिज़वान अहमद साहिब, S.S.P. आगरा तथा ख़्वाजा इमादुद्दीन साहिब P.R.O. to S.S.P. आगरा को इस्लामी लिट्रेचर का तोहफ़ा पेश किया गया जिसे तीनों सज्जनों ने बड़े प्रेम व सद्भाव से वसूल किया।

बद्र प्रेस, क़ादियान

प्रिन्टर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी क़ादियान